کاریگر
دی مینس ویئر
کرتاپائجامہ،سدری،ٹوب،شیروانی
اورمردانہ ملبوسات کاشاندارومعیاری کلکشن
ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
عصرِ حاضر ای پیپر
عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR

06رشعبان المعظم 1446ھ | مطابق 05رفروری 2025ء | بروز چہارشنبہ | جلد:(۵) | شمارہ:(۳۵) | صفحات:(۸)

گجرات میں یکساں سول کوڈ کو نافذ کرنے کا اعلان

ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں فیصلے کو منظوری۔سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں پانچ رکنی کمیٹی کی تشکیل

گاندھی نگر۔4رفروری (ایجنسی) گجرات حکومت نے ریاست میں یکساں سول کوڈ (یوسی سی) نافذ کرنے کے لیے ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔اس کمیٹی کی سربراہی سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کریں گی۔ ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں اس فیصلے کی منظوری دی گئی۔بھوپندر پٹیل نے منگل کے روز یوسی سی کا مسودہ تیار کرنے اور قانون بنانے کے لیے پانچ رکنی پینل تشکیل دینے کا اعلان کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس میں کہا،"سپریم کورٹ کی ریٹائرڈ جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔کمیٹی 45دنوں میں ریاستی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی، جس کی بنیاد پر حکومت آگے کا فیصلہ کرے گی۔" گجرات کے وزیر داخلہ ہرش سنگھوی نے کہا کہ وزیراعظم نریندرمودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی قیادت میں وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل نے یہ تاریخی فیصلہ لیا ہے۔کمیٹی ریاست میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے گی اور اپنی رپورٹ پیش کرے گی، جس کی بنیاد پر حکومت حتمی فیصلہ کرے گی۔قبل ازیں، 27 جنوری کو اتراکھنڈ میں یوسی سی نافذ کیا گیا تھا۔اتراکھنڈ کے وزیرِ اعلیٰ پشکرسنگھ دھامی نے یوسی سی پورٹل اور ضوابط کا آغاز کیا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ اترکھنڈ میں یوسی سی نافذ کر کے ہم آئین ساز بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کو خراجِ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔اتر کھنڈ میں یوسی سی ریاست اور وہاں سے باہر رہنے والے ریاستوں کے باشندوں پر لاگو ہوگا، تاہم، قبائلی علاقوں کو اس سے استثنا حاصل ہے۔یاد رہے کہ یکساں سول کوڈ (یوسی سی) کا مطلب یہ ہے کہ ملک میں رہنے والے تمام شہریوں کے لیے ایک ہی قانون ہوگا، چاہے وہ کسی بھی مذہب، ذات یا جنس سے تعلق رکھتے ہوں۔اگرکسی ریاست میں سول کوڈ نافذ کیا جاتا ہے، تو شادی،طلاق، بچوں کو گود لینے، جائیداد کی تقسیم اور لِو-ان تعلقات جیسے تمام معاملات میں ہرشہری کے لیے ایک ہی قانون ہوگا۔شادی سمیت لِو-ان میں رہنے والے جوڑے کو بھی رجسٹریشن کروانا ضروری ہوگا۔

جنگ بندی مذاکرات کے لیے وفد دوحہ کا دورہ کرے گا : دفتراسرائیلی وزیرِاعظم

تل ابیب۔4رفروری (ایجنسی)اسرائیلی وزیرِاعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے منگل کو کہا ہے کہ غزہ جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے پر مذاکرات کے لیے اسرائیل اس ہفتے ایک وفد دوحہ بھیجے گا۔نیتن یاہو اور امریکی صدر ڈونلڈ کے مشیران کے درمیان واشنگٹن میں ہونے والی ملاقاتوں کے بعد دفتر نے ایک بیان میں کہا،" اسرائیل اس ہفتے کے آخر میں دوحہ کے لیے پیشہ وارانہ سطح کے وفد کی تیاری کر رہا ہے تاکہ معاہدے پر مسلسل عمل درآمد سے متعلق تکنیکی تفصیلات پر تبادلۂ خیال کیا جائے۔"

ٹرمپ۔نتن یاہو کی مغربی کنارے کے کچھ حصوں کو اسرائیل میں ضم کرنے پر ہوگی بات چیت

واشنگٹن۔4رفروری (ایجنسی) ڈونلڈ ٹرمپ ایک الگ منصوبے کے ساتھ نتن یاہو سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ وہ منگل کے روز اسرائیلی وزیراعظم سے مغربی کنارے کے بعض حصوں کو اسرائیل میں ضم کرنے کی بات کریں گے۔ٹرمپ نے یہ بات نتن یاہو سے ملاقات سے قبل وائٹ ہاؤس میں میڈیا کو بتائی۔ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اسرائیل ایک چھوٹا سا ملک ہے اور اس میں تبدیلی آنی چاہیے۔اس موقع پر ٹرمپ نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ غزہ کی پٹی میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جاری فائر بندی مضبوطی سے قائم رہے گی۔حالانکہ بعد میں مشرق وسطی کے لیے ٹرمپ کے خصوصی نمائندے اسٹیو ویٹکوف نے کہا کہ فی الحال جنگ بندی مضبوطی سے قائم ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ حتمی طور پر ہم یرغمالیوں کو نکال لیں گے اور جانوں کو بچالیں گے اور امید کرتے ہیں کہ پوری صورت حال کے حوالے سے ایک پر امن تصفیے تک پہنچ جائیں گے۔نتن یاہو کے دفتر کے مطابق توقع ہے کہ نتن یاہو منگل کے روز وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر سے ملاقات میں غزہ کی صورت حال، حماس کے پاس یرغمالی افراد اور خطے میں ایران اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ موجودہ تنازعات کے حوالے سے بات چیت کریں گے۔نتن یاہو ملاقات میں اسرائیل اور مشرق وسطی کو درپیش اہم معاملات کو زیر بحث لائیں گے جن میں حماس کے خلاف کامیابی بھی شامل ہے۔امریکہ روانگی سے قبل اتوار کے روز نتن یاہو نے بتایا تھا کہ وہ امریکی صدر ٹرمپ کے ساتھ تمام یرغمالیوں کی رہائی یقینی بنانے اور دہشت گردی کے ایرانی محور سے نمٹنے جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال کریں گے۔

امریکی فوجی جہاز کے ذریعہ ہزاروں ہندوستانی تارکین وطن ملک بدر

واشنگٹن۔4رفروری (ایجنسی)امریکہ کے ایک سرکاری عہدیدار نے کہا ہے کہ انڈین تارکین وطن کو فوجی جہاز کے ذریعے ڈی پورٹ کیا جارہا ہے۔برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق یہ ان ممالک میں سب سے زیادہ دوری پر واقع ہے، جہاں سے تعلق رکھنے والے تارکین کو فوجی جہاز کے ذریعے واپس بھجوایا جانا ہے۔صدر ڈونلڈ ٹرمپ امیگریشن کے حوالے سے اپنے ایجنڈے پر عملدرآمد کے لیے بڑے پیمانے پر فوجی مدد حاصل کر رہے ہیں، جس میں میکسیکو کے ساتھ لگنے والے بارڈر پر اضافی فوجی اہلکاروں کی تعیناتی بھی شامل ہے۔اسی طرح تارکین کو فوجی جہازوں کے ذریعے واپس بھجوانے کے علاوہ ان کو رکھنے کے لیے فوجی اڈے بھی قائم کیے جا رہے ہیں۔سرکاری عہدیدار نے اپنی شناخت کو خفیہ رکھتے ہوئے بتایا کہ سی 17 طیارہ انڈیا کے لیے روانہ ہو چکا ہے، جس میں وہاں سے تعلق رکھنے والے تارکین سوار ہیں۔تاہم وہ 24 گھنٹے سے قبل وہاں تک نہیں پہنچ پائے گا۔امریکہ کی وزارت دفاع پینٹاگان نے بھی ان پانچ ہزار سے زائد تارکین کو واپس بھجوانے کے لیے پروازوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے، جن کو ٹیکساس کے علاقے ایل پاسو اور کیلیفورنیا کے شہر سان ڈیگو سے حراست میں لیا گیا تھا۔اس وقت تک تارکین کو لے جانے والی پروازیں گوئٹے مالا، پیرو اور ہنڈوراس جا چکی ہیں۔فوجی جہازوں کے ذریعے لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری منتقل کرنا ایک مہنگا طریقہ کار ہے۔روئٹرز کا کہنا ہے کہ پچھلے ہفتے گوئٹے مالا جانے والی پرواز میں سفر کرنے والے فی تارک وطن پر چار ہزار چھ سو 75 ڈالر کا خرچہ آیا۔

میدانِ صحافت کا شہ سوار، اپنے معیار اور منفرد انداز کے باعث عوام و خواص میں مقبول
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
عصرِ حاضر
ASR-E-HAZIR
مفادملت میں کام کرنے والا غیر تجارتی ادارہ ہے
ادارہ کی خدمات کو مستحکم کرنا اور پاکیزہ صحافت کو فروغ دینا قارئین عصر حاضر کی ذمہ داری ہے۔
آپ اپنے مختصر مالی تعاون کے ذریعہ عصر حاضر کو مستحکم کیجیے!
آپ کا چھوٹا گراں قدر عطیہ ادارہ کے لیے بڑا معاون و مددگار ثابت ہوگا۔
ذیل میں دی گئیں تفصیلات ادارہ کے آفیشل بینک اکاؤنٹ کی ہیں۔
A/C Name: Asre Hazir Foundation
Account no. 99929908079301
IFSC: Hdfc0001625
Branch: Santosh Nagar
9908079301
9959279301
Scan & pay with Cards and UPI
عطیہ دہندگان کال کریں نمائندے آپ سے رقم حاصل کرلیں گے یا اگر آپ آن لائن رقم ارسال کر رہے ہیں تو براہِ کرم مطلع فرمائیں آپ کو رسید حوالہ کردی جائے گی۔
دفتر کا پتہ: دوسری منزل مسجد محی السنہ، روبرو رائل سی ہوٹل، بنڈلہ گوڑہ، حیدرآباد

دہلی کی 70 سیٹوں پر ووٹنگ کی تیاریاں مکمل

1.56 کروڑ ووٹر آج اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے

نئی دہلی۔4رفروری (ذرائع) دہلی اسمبلی انتخابات کے لیے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔کل 1,56,14,000 ووٹر 70 اسمبلی سیٹوں کے لیے بدھ کو صبح 7 بجے سے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ الیکشن کمیشن کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان میں 83,76,173 مرد، 72,36,560 خواتین اور 1,267 تیسری صنف کے ووٹرز شامل ہیں۔اس بار جنس کا تناسب 864 اور ای پی ریشو (الیکٹر ٹو پاپولیشن ریشو) 71.86 ریکارڈ کیا گیا ہے۔جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کی شرکت بھی مضبوط ہوگی۔اس بار دہلی کی ووٹر لسٹ میں نوجوانوں اور بزرگ شہریوں کی اچھی شرکت دیکھی جا رہی ہے۔ 2,39,905 نوجوان ووٹرز (18 - 19 سال) پہلی بار ووٹ دیں گے، جو جمہوریت میں نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے۔اس کے ساتھ ہی جمہوریت کے اس عظیم تہوار میں 85 سال سے زیادہ عمر کے 1,09,368 بزرگ شہری اور 100 سال سے زیادہ عمر کے 783 ووٹر بھی شرکت کریں گے۔اس کے علاوہ 79,885 معذور ووٹرز اور 12,736 سروس ووٹرز بھی فہرست میں شامل ہیں۔اس بار دہلی میں کل 13,766 پولنگ اسٹیشن بنائے گئے ہیں، جہاں ووٹر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرسکیں گے۔دہلی بھر میں 2,696 پولنگ اسٹیشن مقرر کیے گئے ہیں تاکہ ووٹنگ کا عمل آسانی سے چل سکے۔

مہاکمبھ 2025: ہیلیم گیس سے بھرا ہاٹ ایئر بیلون پھٹ پڑا، 6 عقیدت مند جھلس گئے

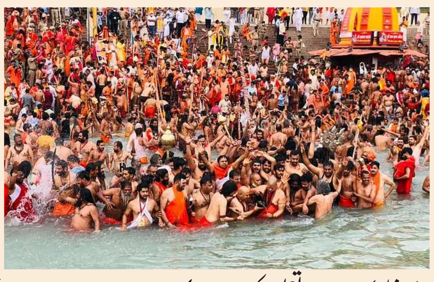

پریاگ راج۔4رفروری (ذرائع) مہاکمبھ 2025 میں ایک اور افسوسناک حادثہ پیش آیا جب ہیلیم گیس سے بھرا ایک ہاٹ ایئر بیلون اچانک زوردار دھماکے سے پھٹ گیا، جس کے نتیجے میں بیلون کی باسکٹ میں سوار 6 عقیدت مند شدید طور پر جھلس گئے۔یہ حادثہ مہاکمبھ میلہ علاقے کے سیکٹر 20 میں واقع اکھاڑا مارگ کے قریب پیش آیا جہاں بسنت پنچمی کے اسنان کے دوران بیلون فضا میں بلند ہو رہا تھا۔حادثہ اس وقت پیش آیا جب بیلون ہیلیم گیس بھرنے کے بعد زمین سے اٹھنے لگا اور اچانک زوردار دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔خوش قسمتی سے بیلون زیادہ بلندی پر نہیں پہنچا تھا، ورنہ حادثہ اور بھی زیادہ ہولناک ہو سکتا تھا۔زخمیوں میں 27 سالہ پردیپ، 13 سالہ امن، 16 سالہ نکھل، 50 سالہ مینک، 32 سالہ للت اور 25 سالہ شوبھم شامل ہیں۔ان میں پردیپ اور نکھل رِشیکیش کے رہائشی ہیں، امن ہردوار سے ہے، للت مدھیہ پردیش کے ضلع کھرگون سے تعلق رکھتا ہے، شوبھم اندور کا رہنے والا ہے جبکہ مینک پریاگ راج کا مقامی باشندہ ہے۔زخمیوں میں سے ایک کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔

فرمانِ الٰہی

اور اگر ان لوگوں کا منہ موڑے رہنا تمہیں بہت بھاری معلوم ہو رہا ہے تو اگر تم زمین کے اندر (جانے کے لیے) کوئی سرنگ یا آسمان میں (چڑھنے کے لیے) کوئی سیڑھی ڈھونڈ سکتے ہو تو ان کے پاس (ان کا منہ مانگا یہ) معجزہ لے آو۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ لہذا تم نادانوں میں ہرگز شامل نہ ہونا۔ (سورۃ الانعام: 35)

asrehazirportal | www.asrehazir.com | 9908079301 | 9959279301

یومیہ اوقاتِ نماز

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ:
06رشعبان المعظم 1446ھ
05رفروری 2025ء
بہ روزِ چہارشنبہ

نماز	ابتدا	انتہا
فجر	5:45	6:41
ظہر	12:40	4:36
عصر	4:37	6:13
مغرب	6:19	7:27
عشاء	7:28	5:23

اشراق	7:01	ختم سحر	5:23
زوال	12:30	افطار	6:19

www.asrehazir.com | asrehazir@gmail | 9908079301 | 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے میرے کسی امتی کی کوئی حاجت پوری کر دی اس کا دل خوش کرنے کے لئے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے میرے اللہ کو خوش کیا، اور جس نے اللہ کو خوش کیا، اللہ اُس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی)

asrehazirportal | www.asrehazir.com | 9908079301 | 9959279301

قرآن کی صداقت پر کامل یقین رکھنا ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری

مدارس اشاعت الخیر ٹرسٹ سے تکمیل حفظ قرآن مجید کرنے والے 83رحفاظ کرام کا جلسہ دستار بندی، ملک و ریاست کے مشاہیر علماء کرام کے خطابات

حیدرآباد۔ 4رفروری (راست) اِس وقت دنیا میں ضلالت کا ایک طوفان بپا ہے، جس طرف دیکھتے ہیں گمراہی نظر آتی ہے، فتنوں کا دور دورہ ہے مزید جو راہِ راست ہے اس کو غلط ثابت کرنے کی پوری کوششیں زور شور سے جاری ہیں، اس کی کئی ایک وجوہات ہیں جن میں دو یہ ہیں ۱) آدمی شہوات سے مغلوب ہو کر بے راہ روی کا شکار ہو رہا ہے ۲) شبہات کی زد میں آ کر گمراہی میں مبتلا ہو رہا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ سچا، محقق و مدلل ہے جو آدمی کو حقیقی فوز و فلاح سے ہمکنار کر سکتا ہے، اس کے لئے قرآن مجید جو کتابِ ہدایت اور کلامِ ربانی ہے جس کی ابتداء ہی میں خالق ارض و سما نے علی الاعلان کہہ دیا کہ اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جو ہمارے آقا نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا، اس کی صداقت پر مکمل یقین لازم ہے، حالات کسی نوعیت کے کیوں نہ ہوں ان کے مقابلے کے لئے یہی کتابِ حق نہایت مؤثر ہے۔ ان حقائق کا اظہار عارف باللہ مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی قادری نے مدارسِ اشاعت الخیر حیدرآباد کے "جلسۂ عظمتِ قرآن مجید" بصدارت ناظمِ اعلی مولانا احمد عبداللہ طیب القاسمی، مسجدِ قطب شاہی بازار گارڈ میں حفاظ، علماء اور عامۃ المسلمین کے ایک عظیم مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کیا، مولانا شاہ نے اپنے سلسلۂ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے کہا حالات کو سمجھنے اور سدھارنے کے لئے ہمیں ابتدائے اسلام کی طرف دیکھنا ہوگا کہ اس وقت دولت تھی نہ طاقت تھی، علم تھا نہ فکر تھی، محبت تھی نہ انسانیت تھی لیکن جب آفتابِ رسالت طلوع ہوا، قرآن کا نور پھیل گیا، اسلام کی بہار آ گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم الشان انقلاب آ گیا جس کی نوعیت عالمگیر تھی جس کا فیض ابھی تک جاری ہے اور صبحِ قیامت تک جاری رہے گا، دنیا میں عجیب و غریب حالات آتے رہے مگر اسلام ہمیشہ غالب رہا۔ ستر ۷۰ سال تک روس میں اللہ کا نام لینا تک جرم سمجھا جاتا تھا مگر وہاں کے اولو العزم بزرگ بڑی حکمت و بصیرت کے ساتھ قرآنی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے، مولانا شاہ نے پُرزور کہا کہ غلبۂ مادیت کو توڑنا ہمارا کام ہے اس کے لئے روحانیت درکار ہوتی ہے، نفسانی خواہشات کو ترک کر دینا لازم ہوتا ہے، حبّ دنیا سے نکل کر مرضیِٔ الٰہی کے تابع ہونا پڑتا ہے، ابنائے دنیا کے بجائے ابنائے آخرت بننا پڑتا ہے، دنیا کی پروا کئے بغیر حضور نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثار صحابہء کرام کے طرزِ زندگی کو محبوب بنانا ضروری ہوتا ہے اور ہر حال میں قرآنِ مجید کو مضبوطی سے تھامے رہنا اولین فریضہ ہوتا ہے تبھی دونوں جہاں میں کامیابی ملے گی؛ مفتی سبیل احمد قاسمی (ٹامل ناڈو) نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ قُربِ قیامت کا دور ہے اس میں ایمانی تحفظ ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہ قرآنی مدارس اِسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہیں اِن کے اندر پڑھنے پڑھانے والوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے: اس لئے بھی کہ اِن خوش نصیب لوگوں کے بارے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین وہ ہیں جو قرآنِ مجید سیکھے اور سکھائے: اور یہ حضرات دن رات اسی میں مصروف رہتے ہیں۔ مفتی سبیل نے مزید کہا کہ تکمیل حفظِ قرآن مجید کے ضمن میں اعزازی طور پر حفاظ کے لئے جو اہتمام کیا جاتا ہے اس کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، حرمین پاک میں بھی اس کی خوبصورت مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں بسا اوقات بعض محافل میں ائمۂ حرم خود بھی تشریف لا کر حفاظ کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ دراصل یہ اعزاز آخرت کے بے نظیر اعزازات کا گویا کہ ایک مختصر سا ابتدائیہ ہے۔ مفتی سید معصوم ثاقب (رائے چوٹی) نے اپنے خطاب میں طلبہ کو مشورہ دیا کہ آپ فقط اپنے ذمہ جو کام ہیں اسی میں لگے رہیں، لایعنی قسم کی تمام لغویات سے محتاط رہیں، صدرِ جلسہ مولانا محمد عبداللہ طیب القاسمی نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اس مرتبہ مدارسِ اشاعت الخیر حیدرآباد کے 83 طلبہ بشمول طالبات نے حفظِ قرآن مجید کی تکمیل کی؛ مولانا محترم نے اشاعت الخیر ٹرسٹ کے تحت مدارس کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ شہرِ حیدرآباد کے چار مدارس (۱, مقطعہ مدار ۲, بازار گارڈ ۳, ٹولی چوکی ۴, ایرہ کنٹہ) میں تقریباً (۱۳۰۰) تیرہ سو طلبہ قرآنی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو رہے ہیں ان کے علاوہ راجمندری کاکناڈا میں دو دارالاقامہ کے مدرسے اور ان کے اطراف میں کوی پچاس مکاتب قائم ہیں، اس وقت ماہانہ خرچ ۱۲/ لاکھ سے متجاوز ہے مولانا طیب نے آخری سبق پڑھا کر طلبہ کا حفظ مکمل کیا، جلسہ میں مولانا عبید الرحمن اطہر ندوی، مولانا اکبر خان، مولانا خواجہ کلیم، مولانا مصلح الدین، حافظ معین الدین، مفتی غلام محمد نوید، مولانا حامد الأسعدی، مولانا عامر الأسعدی، مولانا ذاکر الأسعدی، مولانا زکریا الأسعدی، مفتی یحییٰ الأسعدی، مفتی الیاس الأسعدی، فرید علی خلیل جبران، محمد افضل، محمد اقبال، میر محتشم علی کے علاوہ جملہ اساتذہ، طلبہ، اولیائے طلبہ اور عوام الناس کی کثیر تعداد موجود تھی، مولانا زکریا الأسعدی نے قرأت اور مفتی الیاس الأسعدی نے ہدیۂ نعت پیش کی، اختتامِ جلسہ سے قبل حفاظ کو اسناد و انعامات عطا کئے گئے؛ مولانا احمد عبداللہ طیب کی دعا پر اجلاس مکمل ہوا۔

کتاب "امام ابوحنیفہؒ کی تدوین قانون اسلامی" کی اشاعت

حیدرآباد (راست) ممتاز عالم دین اور مفکر اسلام ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب "امام ابوحنیفہؒ کی تدوین قانون اسلامی" کی اشاعت یوسف شرف الدین ادبی و مذہبی ٹرسٹ کی جانب سے اردو اور انگریزی زبان میں عمل میں لائی گئی۔ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کوفہ کے ایک بہت بڑے تاجر تھے جو قیمتی کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ آپؒ اسلامی بینکنگ کے کام بھی انجام دیتے تھے۔ ڈپازٹ کی رقم کثیر تھی۔ ان کے انتقال کے وقت ڈپازٹ کی رقم بطور امانت اندازاً پانچ کروڑ تھی۔ تجارت اور بینکنگ حضرت ابوحنیفہؒ کی مشبولیت ہی کے دنیاوی پہلو تھے۔ کتاب کا پیش لفظ محمد رحیم الدین (سابق پرنسپل عثمانیہ کالج ورنگل) نے لکھا ہے۔ کتاب میں قوانین اسلامی، امام ابوحنیفہؒ کے حالات زندگی، تجارتی معاملات، اسلامی بینکنگ، منطق و فلسفہ، طب و نجوم، کلام و جغرافیہ وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب یوسف شرف الدین ادبی و مذہبی ٹرسٹ، روبرو مسجد ابراہیم، نزد انوار العلوم کالج، ملے پلی سے حاصل کی جا سکتی ہے یا فون نمبر 9885974828 پر ربط پیدا کیا جا سکتا ہے۔

تلنگانہ میں ذات پر مبنی مردم شماری کامیابی سے مکمل: ریونت ریڈی

ملک گیر سطح پر ذات کا سروے کروانے تلنگانہ حکومت کا مرکز سے مطالبہ

تلنگانہ اسمبلی میں وزیراعلیٰ نے جامع خاندانی سروے رپورٹ پیش کی

اسمبلی اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی التواء کے اعلان پر اپوزیشن کا شدید اظہار برہمی

حیدرآباد، 4فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ اسمبلی نے منگل کو متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی، جس میں مرکز پر زور دیا گیا کہ وہ ریاستی حکومت کے ذریعہ کئے گئے جامع خاندانی ذات اور سماجی اقتصادی سروے کی تقلید کرے۔ چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے قرارداد پیش کی جس میں یقین دلایا گیا کہ ریاستی حکومت پسماندہ طبقات، ایس سی اور ایس ٹی اور دیگر پسماندہ طبقات کی ترقی کے لئے پابند عہد ہے۔ اس سے قبل سروے کے اہم نکات پر وزیر اعلیٰ کے بیان پر بحث کے دوران ریونت ریڈی نے ایوان کو بتایا کہ یہ پارلیمنٹ میں کانگریس پارٹی قائد حزب اختلاف راہول گاندھی کے ذریعے مرکز پر ملک بھر میں سروے کرانے کے لیے دباؤ ڈالے گی۔ ریڈی نے کہا، جیسا کہ راہول گاندھی اور کانگریس پارٹی نے یقین دہانی کرائی تھی اور وہ بھی ایک سال کے اندر سروے کیا گیا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ قانون کے مطابق پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کے لیے آئینی ترمیم کی ضرورت ہے (جس سے کوٹہ پر 50 فیصد کی حد کی خلاف ورزی ہوتی ہے)، ریڈی نے کہا کہ ریاست میں بلدیاتی انتخابات سے قبل کانگریس آنے والے وقت میں پسماندہ طبقات کے لیے 42 فیصد کوٹہ فراہم کرے گی۔ 2023 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے کانگریس نے مقامی اداروں میں پسماندہ طبقے کے تحفظات کو بڑھا کر 42 فیصد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ریونت ریڈی نے آج اسمبلی میں سماجی، اقتصادی، روزگار، تعلیم، سیاسی، اور ذات کے سروے 2024 کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے ایوان میں اپنے بیان میں کہا کہ ملک میں کمزور طبقات کے بارے میں قابل اعتماد اعداد وشمار کی کمی ہے جس کی وجہ سے تحفظات کو نافذ کرنے میں چیلنجس پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1931 کے بعد سے، ہندوستان میں کمزور طبقات کی تعداد کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ ان کے اعداد وشمار کو آبادی کی مردم شماری میں بھی شامل نہیں کیا گیا ہے۔ اس فرق نے پالیسی کی تشکیل کو مشکل بنادیا ہے، ریونت ریڈی نے یاد دلایا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے بھارت جوڑو یاترا کے دوران ذات پات کی مردم شماری کروانے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وعدے کو نبھاتے ہوئے نئی حکومت نے اقتدار میں آنے کے فوراً بعد سروے کروانے کی اسمبلی میں قرارداد منظور کی۔ انہوں نے کہا "اب ہم نے ذات پات کی مردم شماری مکمل کر لی ہے اور آج ایوان میں رپورٹ پیش کی ہے۔ شمار کنندگان نے ہر گاؤں اور تانڈا سے منظم طریقہ سے تفصیلی ڈیٹا اکٹھا کیا۔ درستگی کو یقینی بنانے کے لیے 150 گھرانوں کے ہر یونٹ کو ایک شمار کنندہ تفویض کیا گیا۔ مجموعی طور پر 76,000 ڈیٹا انٹری کی گئی۔ آپریٹرس نے اس رپورٹ کو تیار کرنے کے لیے 36 دن تک انتھک محنت کی"۔ یہ سروے 160 کروڑ روپے میں کیا گیا اور کابینہ کی منظوری کے بعد، اسے مکمل قانونی جواز کو یقینی بنانے کے لیے اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ ریونت ریڈی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ پسماندہ طبقات ریاست کی آبادی کا 56 فیصد ہیں، اور حکومت نے انہیں مناسب شناخت دینے کے لیے یہ اقدام اٹھایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا "میں ان تمام افراد کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس رپورٹ کو تیار کرنے کے لیے سخت محنت کی۔ یہ رپورٹ ملک کے لیے ایک نمونہ کے طور پر کام کرے گی۔" قبل ازیں اسمبلی اسپیکر گدم پرساد کمار نے کابینہ کے نامکمل اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت کی جانب سے پریذائیڈنگ افسر کی درخواست کے بعد ایوان کی کارروائی دوپہر 2 بجے تک ملتوی کردی۔ اجلاس شروع ہونے کے فوراً بعد قانون ساز امور کے وزیر ڈی سریدھر بابو نے اسپیکر کو مطلع کیا کہ کابینہ کی میٹنگ ابھی جاری ہے اور میٹنگ کے منٹس تیار کرنے میں کچھ اور وقت لگے گا۔ ریاستی کابینہ نے منگل کی صبح اسمبلی میں بحث کے لیے پیش کرنے سے پہلے ریاست میں کرائے گئے ذات کے سروے پر غور وخوض کرنے کے لیے میٹنگ کی۔ تاہم، بی آر ایس کے قانون سازوں نے ٹریژری بنچوں میں غلطی پائی، اور الزام لگایا کہ حکومت کے اقدامات ایوان کی "توہین" کے مترادف ہیں۔ سابق وزیر اور بی آر ایس کے سینئر لیڈر پرشانت ریڈی نے کہا کہ یہ حیرت کی بات ہے کہ ایوان کی کارروائی بغیر کسی کارروائی کے ملتوی کردی گئی۔ "تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ یہ صورتحال ارکان اور ایوان کی توہین کے سوا کچھ نہیں ہے،" پرشانت ریڈی نے کہا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے بتایا ہے کہ کابینہ کا اجلاس صبح 10 بجے ہوگا اور اجلاس 11 بجے شروع ہوگا۔ ریاستی منصوبہ بندی کے محکمہ نے، جس نے ذات کا سروے کیا، اپنی رپورٹ 2 فروری کو سیول سپلائی وزیر این اتم کمار ریڈی کی سربراہی میں کابینہ کی ذیلی کمیٹی کو پیش کی۔ ذات کے سروے کے مطابق، پسماندہ طبقات، مسلم اقلیتوں کو چھوڑ کر، سب سے بڑا گروپ بنتے ہیں، جو تلنگانہ کی کل 3.70 کروڑ آبادی کا 46.25 فیصد ہیں۔ BC کی آبادی کے بعد درج فہرست ذاتیں 17.43 فیصد، درج فہرست قبائل 10.45 فیصد، مسلمانوں میں پسماندہ طبقات 10.08 فیصد، دیگر ذاتیں 13.31 فیصد، اور مسلمانوں میں OCs کی شرح 2.48 فیصد ہے۔

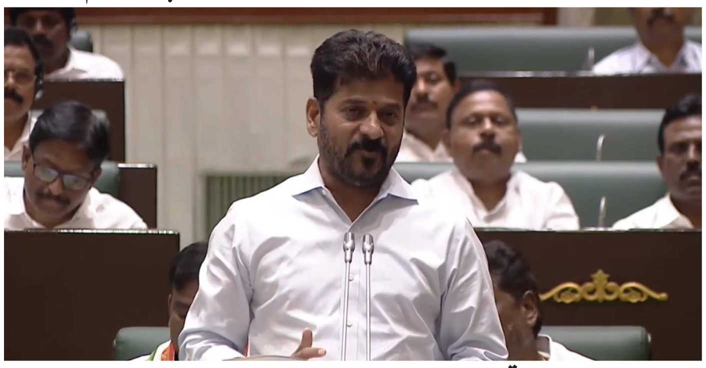

سروے رپورٹ فرضی اعداد وشمار جعلی

کانگریس ایم ایل سی تین مار ملنا نے رپورٹ کی کاپی جلادی

تلنگانہ اسمبلی میں آج سروے رپورٹ پیش کر کے جہاں ایک طرف کانگریس حکومت شفاف، سماجی، اقتصادی، تعلیمی روزگار، سیاسی اور ذات کے سروے" کے انعقاد پر فخر کر رہی ہے، وہیں دوسری طرف کانگریس کے ایم ایل سی تین مار ملنا نے اسے فرضی قرار دیا اور چیف منسٹر اے ریونت کی کاپی نذر آتش کر کے اسے جعلی رپورٹ قرار دی۔ کانگریس ایم ایل سی نے اس سروے کو بی سی قائدین کی سماجی وسیاسی خواہشات کو دفن کرنے کی سازش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب جعلی اعداد وشمار ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کے عزائم بے نقاب ہو گئے ہیں اور بی سی کے ساتھ کوئی انصاف نہیں کیا جائے گا، انہوں نے ایک ویڈیو میں الزام لگایا جو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر وائرل ہو رہی ہے۔

تلنگانہ اسمبلی سکریٹری نے بی آر ایس چھوڑ کر کانگریس میں شامل ہونے والے ایم ایل ایز کو نوٹس جاری کیا

حیدرآباد۔4/فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ اسمبلی سکریٹری نے منگل کو بھارت راشٹرا سمیتی (بی آر ایس) کے 10 ایم ایل ایز کو نوٹس جاری کیا جنہوں نے گزشتہ سال حکمراں کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ یہ نوٹس بی آر ایس کی درخواستوں پر جاری کیے گئے ہیں جس میں منحرف ہونے والوں کی نااہلی کی درخواست کی گئی ہے۔ ممبران اسمبلی نے اسمبلی سکریٹری کی طرف سے بھیجے گئے نوٹس کا جواب دینے کے لیے وقت طلب کیا ہے۔ یہ پیشرفت دو دن بعد سامنے آئی ہے جب سپریم کورٹ نے تلنگانہ اسمبلی سے نااہلی کی درخواستوں پر فیصلے کے لیے "مناسب مدت" کی وضاحت کرنے کو کہا تھا۔ جسٹس بی آر گاوائی اور جسٹس ونود چندرن کی بنچ نے سینئر ایڈوکیٹ مکل روہتگی (تلنگانہ قانون ساز اسمبلی کے سکریٹری کی نمائندگی کرتے ہوئے) کو ہدایت دی کہ وہ اسپیکر سے مشورہ کریں اور اس بارے میں اپنے خیالات پیش کریں کہ مناسب ٹائم فریم کیا ہوگا۔

حیدرآباد پولیس نے چوری کے الزام میں 3 افراد کو گرفتار کیا

حیدرآباد4فروری (نامہ نگار) حیدرآباد پولیس نے دکانات کے شٹر اٹھا کر چوری اور گھروں میں چوری کی وارداتوں میں ملوث تین افراد کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار شدگان کی شناخت 39 سالہ مرلیدار موہن لال شرما (تھانے، مہاراشٹرا)، 39 سالہ چندر بھان پٹیل اور 48 سالہ ادے راج سنگھ کے طور پر ہوئی ہے، دونوں اتر پردیش کے جونپور کے رہنے والے ہیں۔ شرما اور پٹیل کپڑوں کے کاروبار میں تھے، سنگھ ایک سیکورٹی گارڈ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ پولیس نے گرفتار افراد کے قبضہ سے چار موبائل فون اور 28.62 لاکھ روپے کی نقد رقم برآمد کرلی۔ پولیس نے بتایا کہ ملزمین 31 جنوری اور یکم فروری کی درمیانی رات سکندرآباد کے پرانے بھوئی گوڑہ کے کنجر گوڑہ میں واقع ڈیپ انجینئرنگ کمپنی میں داخل ہوئے اور لاکر سے 30.20 لاکھ روپئے کی چوری کی۔ اس سلسلہ میں شکایت پر مقدمہ درج کرنے کے بعد پولیس نے دو ٹیمیں تشکیل دیں۔ ان ٹیموں نے لاجس، کال ڈیٹا ریکارڈ اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی۔ پولیس نے ملزمین کو گرفتار کرلیا۔ پوچھ گچھ کے بعد، ملزمین نے اعتراف کیا کہ انہوں نے آسانی سے رقم حاصل کرنے کیلئے یہ جرم کیا تھا۔

میں اپنی مسجد اور درگاہ کا ایک انچ بھی نہیں دے سکتا: اویسی

وقف ترمیمی بل 2024ء سے آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہوگی، سماجی عدم استحکام کا سبب بنے گا

نئی دہلی/حیدرآباد۔4/فروری (عصر حاضر نیوز) اے آئی ایم آئی ایم کے قومی صدر و رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے کہا کہ وقف ترمیمی بل، اپنی موجودہ شکل میں، سماجی عدم استحکام کا باعث بنے گا کیونکہ اسے مسلم کمیونٹی نے مسترد کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے اویسی نے کہا کہ، اس بل کو پوری مسلم کمیونٹی نے مسترد کر دیا ہے اور اس کا نفاذ اس ملک کو 1980 اور 1990 کی دہائی کے اوائل میں لے جائے گا۔ اویسی نے کہا، میں اس حکومت کو خبردار کر رہا ہوں، اگر آپ موجودہ شکل میں وقف قانون لاتے اور بناتے ہیں تو یہ آرٹیکل 25، 26 اور 14 کی خلاف ورزی ہوگی، اس سے اس ملک میں سماجی عدم استحکام پیدا ہوگا۔ اویسی نے کہا کہ پوری مسلم کمیونٹی کوئی وقف جائیداد نہیں چھوڑی جائے گی۔ ایم آئی ایم سربراہ نے زور دے کر کہا کہ، آپ ہندوستان کو 'وِکست بھارت بنانا چاہتے ہیں، ہم 'وِکست بھارت چاہتے ہیں۔ آپ اس ملک کو 80 اور 90 کی دہائی کے اوائل میں واپس لے جانا چاہتے ہیں، یہ آپ کی ذمہ داری ہوگی۔ کیونکہ، ایک قابل فخر ہندوستانی مسلمان کے طور پر، میں اپنی مسجد کا ایک انچ بھی نہیں کھونا چاہتا، میں اپنی درگاہ کا ایک انچ بھی نہیں کھوؤں گا، میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر نے کہا کہ، ہم اب یہاں آ کر سفارتی بات نہیں کریں گے۔ یہ وہ ایوان ہے جہاں مجھے کھڑے ہو کر ایمانداری سے بات کرنی ہے، کہ میری برادری کو ہندوستانی ہونے پر فخر ہے۔ یہ میری جائیداد ہے، کسی نے نہیں دی، آپ اسے چھین نہیں سکتے۔ میرے لیے وقف ایک عبادت ہے۔ اس سے پہلے دن میں، اپوزیشن کے ممبران پارلیمنٹ کلیان بنرجی (لوک سبھا) اور محمد ندیم الحق (راجیہ سبھا) نے وقف ترمیمی بل 2024 پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کو جمع کرائے گئے اپنے اختلافی نوٹوں سے اہم حصوں کو ہٹانے پر شدید احتجاج کیا۔ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو لکھے گئے خط میں ارکان پارلیمنٹ نے الزام لگایا کہ ان کے اعتراضات کو بغیر پیشگی اطلاع یا وضاحت کے من مانی طور پر حذف کر دیا گیا ہے۔ وقف ترمیمی بل کی جانچ کرنے والی پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی نے بدھ کو اپنی رپورٹ اور مجوزہ قانون کے ترمیم شدہ ورژن کو اکثریتی ووٹ کے ساتھ منظور کیا تھا۔ اپوزیشن ارکان نے منظور شدہ بل پر سخت تنقید کی، جسے 15-11 ووٹوں سے منظور کیا گیا، اور الزام لگایا کہ یہ غیر آئینی ہے اور مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں حکومت کی مداخلت کی اجازت دے کر وقف بورڈ کو تباہ کر دے گا۔

سچا ہندو کون؟

عام آدمی پارٹی اور بی جے پی کے درمیان انتخابی جنگ

انکت راج

عام آدمی پارٹی (عآپ) مسلسل یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ وہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے کم ہندو پارٹی نہیں ہے۔ ہندوتوا کے معاملے میں کئی مواقع پر بی جے پی کو عآپ سے چیلنج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اسمبلی انتخابات کے لیے جوڑ توڑ کے درمیان ہری نگر اسمبلی سیٹ پر ایک انوکھا منظر سامنے آیا ہے۔ عآپ اور بی جے پی امیدوار وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے ہتھیاروں کی تقسیم کے پروگرام میں ایک ساتھ نظر آئے۔ دونوں نے وی ایچ پی کے پروگرام میں ایک ساتھ پوجا کی اور ایک ساتھ جئے شری رام کے نعرے لگائے۔

'شستر دکشا' میں ایک ساتھ شامل ہوئے عآپ اور بی جے پی کے امیدوار

گزشتہ منگل (21 جنوری) کو ہری نگر علاقے کے سبھاش نگر میں واقع درگا مندر میں وی ایچ پی نے ہفتہ وار ہنومان چالیسہ پاٹھ کے دوران شستر دکشا کا پروگرام منعقد کیا تھا۔ اس پروگرام میں عآپ امیدوار سریندر سیتیا اور بی جے پی امیدوار شیام شرما نے ایک ساتھ شرکت کی۔

وی ایچ پی کے کیشو پورم محکمہ کے وزیر سمت الگھ اور مندر کمیٹی کے ارکان نے دونوں امیدواروں کو پھولوں کی مالا پہنائی اور ان کا استقبال کیا۔ جب دونوں نے جئے شری رام کا نعرہ لگایا تو مندر میں سینکڑوں لوگ موجود تھے۔

دونوں امیدوار کی موجودگی میں وی ایچ پی نے خواتین میں کٹار اور مردوں میں ترشول تقسیم کیا۔ اس کے ساتھ ہی وی ایچ پی نے پورے سبھاش نگر میں 2100 ہتھیار تقسیم کرنے کی بات کہی اور وہاں موجود تمام لوگوں کو ہتھیاروں کے ساتھ رام نومی یاترا میں شامل ہونے کی دعوت دی۔

دی وائر نے پہلے ہی دو الگ الگ خبروں کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ دہلی انتخابات کے درمیان وی ایچ پی نوجوانوں میں بڑے پیمانے پر ہتھیار تقسیم کر رہی ہے۔ وی ایچ پی کا ہدف 50000 سے زیادہ نوجوانوں کو ترشول دینے اور 20000 سے زیادہ نوجوان خواتین کو کٹار دینے کا ہے۔

کون ساتھ لایا؟

پچھلے ڈھائی تین سالوں سے اس درگا مندر میں ہر منگل کو ہنومان چالیسہ کے پاٹھ کا اہتمام وی ایچ پی کے سبھاش نگر بلاک صدر سدرشن آنند دیوا کر رہے ہیں۔ دیوا کے مطابق، انہوں نے دونوں رہنماؤں کو ہنومان چالیسہ پاٹھ اور شستر دکشا سماروہ میں مدعو کیا تھا۔

'میرے پاس تقریباً دس ہزار ووٹرز ہیں۔ میں جدھر کہوں گا، ووٹ ادھر جائے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہاں آؤ گے تو کچھ ملے گا...... دونوں آئے۔ ساتھ میں پوجا کی۔ ایک ساتھ جئے شری رام کے نعرے لگائے،' دیوا کہتے ہیں۔

دیوا کا کہنا ہے کہ گزشتہ اسمبلی انتخابات میں جب سریندر سیتیا کانگریس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہے تھے تو وہ ان کے الیکشن انچارج تھے۔ تقریباً 40 سال تک کانگریس کی خدمت کرنے والے دیوا پانچ سال پہلے پارٹی سے مایوس ہو کر وی ایچ پی میں شامل ہو گئے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے ساتھ بھی کام کر چکے ہیں۔

تاہم، وہ مزید کہتے ہیں، 'میرا نظریہ ہمیشہ سے ہندوتوا رہا ہے۔ چاہے میں کانگریس سے وابستہ رہا، میری آئیڈیالوجی یہی تھی۔'

دیوا شری درگا مندر کے نائب صدر ہیں۔ دیوا نے ہندوؤں کے کٹر نہ ہونے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 'دہلی میں سکھ 3- 4 فیصد ہیں، مسلمان 25 فیصد ہیں، یہ سب لوگ کٹر ہو گئے، ہم کیوں نہیں ہوئے؟ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ وہ اپنے مذہبی مقامات سے جڑے ہیں، ان کے بزرگ انہیں مساجد اور گرودواروں میں لے گئے۔ ہمارے بزرگ ہمیں مندر نہیں لے گئے۔'

وہ مزید کہتے ہیں، 'مندر نہیں پہنچیں گے تو پروگرام کہاں سے ملے گا؟ سکھوں کو گرودواروں سے پروگرام مل جاتا ہے، مسلمانوں کو مساجد سے، انہیں وہاں بتایا جاتا ہے کہ ووٹ کس کو دینا ہے۔ ہمارے لوگ مندر ہی نہیں آتے، کوئی سننے والا ہی نہیں ہے، ہم پروگرام کس کو دیں؟'

ایک ساتھ مندر پہنچنے پر امیدواروں نے کیا کہا؟

دی وائر سے بات چیت میں بی جے پی امیدوار شیام شرما نے عآپ امیدوار سریندر سیتیا پر سنگین الزامات لگائے۔ 'میرا مخالف پیسے والا ہے۔ وہ لینڈ مافیا ہے۔ اس نے آدھے سبھاش نگر کی متنازعہ زمین خرید رکھی ہے۔ وہ پارٹیاں بدلتا رہتا ہے۔'

جب ان سے پوچھا گیا کہ پھر وہ سیتیا کے ساتھ وی ایچ پی کے پروگرام میں کیوں آئے؟ شرما نے جواب دیا، 'اس نے بی جے پی میں شامل ہونے کی کوشش کی، لیکن پارٹی نے انہیں بھگا دیا۔'

ہم نے عآپ امیدوار سریندر سیتیا سے رابطہ کیا، لیکن انہوں نے کال اور پیغامات کا جواب نہیں دیا۔

عآپ کا 'ہندو- پریم'

انتخابات کے آغاز میں ہی عآپ نے مندروں کے پجاریوں اور گرودواروں کے گرنتھیوں کو 18000 روپے ماہانہ اعزازیہ دینے کا وعدہ کیا تھا، اور ساتھ ہی بی جے پی کو نشانہ بنایا کہ وہ جن ریاستوں میں حکومت چلا رہی ہے وہاں اس طرح کی اسکیم لا کر پجاریوں کا احترام نہیں کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) نے بھی بی جے پی کو خط لکھ کر پجاریوں کے لیے اعزازیہ کا مطالبہ کیا۔

اسی طرح وزیر اعلیٰ آتشی نے دہلی حکومت میں مرکز کے نمائندے لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) وی کے سکسینہ پر ہندو اور بدھ مندروں کو مسمار کرنے کا حکم دینے کا الزام لگایا تھا۔ ایل جی نے اس کی تردید کی تھی اور بی جے پی کو یہ کہتے ہوئے بیان جاری کرنا پڑا تھا کہ 'اس طرح کے بیانات دے کر سی ایم نے دہلی کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔'

دہلی بی جے پی کے صدر وریندر سچدیوا نے کہا تھا، 'وزیر اعلیٰ جھوٹ بول رہی ہیں کہ دہلی میں مندر کو گرانے کی سازش کی جا رہی ہے۔'

اسی طرح عآپ اور بی جے پی کے درمیان روہنگیا اور بنگلہ دیشی مسلمانوں کے حوالے سے الزام تراشیوں میں دونوں پارٹیوں میں سے کسی نے بھی ہندوستانی مسلمانوں کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت کے تئیں حساسیت کا مظاہرہ نہیں کیا۔

کچھ سال پہلے کیجریوال حکومت پر شاہین باغ تحریک اور دہلی فسادات کے دوران اپنی آئینی ذمہ داری پوری نہ کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

ہری نگر کا حال

گزشتہ اسمبلی انتخابات میں عآپ کی راج کماری ڈھلو ہری نگر اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے منتخب ہوئی تھیں۔ انہیں 58087 ووٹ ملے۔ بی جے پی کے تجندر پال سنگھ بگا دوسرے نمبر پر رہے، انہیں 37956 ووٹ ملے۔ تیسرے نمبر پر کانگریس کے سریندر سیتیا تھے، جنہیں صرف 10394 ووٹ ملے۔

اس بار بھی عآپ نے راج کماری ڈھلو کا نام فائنل کیا تھا، لیکن نامزدگی سے ٹھیک پہلے ان کا ٹکٹ منسوخ کر کے سریندر سیتیا کو دیا گیا۔ ڈیڑھ ماہ تک انتخابی مہم چلا چکی ڈھلو نے ٹکٹ کٹنے کے بعد سے باغی ہو گئی ہیں اور آزاد امیدوار کی حیثیت سے میدان میں ہیں۔

مقامی لوگوں کا خیال ہے کہ ڈھلو کی بغاوت کی وجہ سے بی جے پی کی پوزیشن پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔

مقامی بی جے پی لیڈر گگن ساہنی نے گزشتہ دو اسمبلی انتخابات اور ایم سی ڈی انتخابات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا، 'ہماری انتخابی مہم میں تو بہت سے لوگ آتے ہیں، لیکن ووٹنگ کے دن پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے۔ ہمارا کور ووٹ تو ہمیں مل جاتا ہے، لیکن گراف بڑھ نہیں رہا ہے۔'

ساہنی نے کہا کہ اس الیکشن میں بی جے پی راج کماری ڈھلو کو ہوا دے رہی ہے۔ ساہنی اور ان کی اہلیہ نے 2017 اور 2022 میں بی جے پی کے ٹکٹ پر ایم سی ڈی انتخابات لڑ چکی ہیں۔

ہری نگر کے شہری علاقوں کی حالت کم و بیش ٹھیک ہے، لیکن اسمبلی حلقہ میں تہاڑ گاؤں جیسے دیہی علاقے بھی ہیں، جہاں نالیوں سے گندگی باہر آ رہی ہے اور ہر طرف غلاظت ہے۔ سڑکوں کی حالت خراب ہے۔ آبادی غریب ہے۔ اور اس دوران اسلحہ کی تقسیم کی تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

عصر حاضر ای پیپر کا ادارتی صفحے پر شائع شدہ مضامین سے مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

روزِ محشر ہر انسان کا عمل وزن کیا جائے گا اور جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا

دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد میں جلسہ تکمیل حفظ قرآن کریم وختم بخاری شریف سے علمائے کرام کا خطاب

حیدرآباد۔4رفروری (راست) ’’جن عقائد پر ہر مسلمان کا ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ہمارا ہر عمل ریکارڈ کیا جارہا ہے جو اللہ کے یہاں محفوظ ہے، روزِ محشر ترازو قائم کی جائے گی اور ہر شخص کا عمل وزن کیا جائے گا اور اسی کے مطابق جزاوسزا کا فیصلہ ہوگا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کا ارادہ کریں گے اس کے حساب میں تخفیف ہوگی اور سرسری حساب وکتاب پر چھوڑ دیا جائے گا اور جس کے ساتھ مناقشہ کا معاملہ کیا جائے گا اس کی ہلاکت کا قوی اندیشہ ہے تاہم کسی پر وہاں ظلم نہ ہوگا۔اس دن سے مسلمانوں کو ڈرنا چاہئے اور اس پر یقین رکھتے ہوئے اس دن کی تیاری کرنی چاہئے کیوں کہ اس دن کی کامیابی اصل کامیابی ہے، اس کے لئے اپنے ہر عمل میں اخلاص و للہیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے ورنہ بڑا سے بڑا عمل بھی اس دن روئی کے گالے کی طرح اڑ جائے گا اور اس کا کوئی وزن باقی نہیں رہے گا اسی لئے امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کو اخلاص کی حدیث سے شروع کیا اور اس کی تکمیل ذکر الٰہی اور تسبیح وتحمید سے کی‘‘...... ان خیالات کا اظہار ملک کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد زکریا سنبھلی شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد میں جلسہ تکمیل حفظ قرآن کریم وختم بخاری شریف میں بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیتے ہوئے کیا۔انہوں نے خطاب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج کے سائنسی دور میں عام لوگوں کے لئے بھی اس پر یقین کرنا آسان ہوگیا کہ اعمال اعراض کے قبیل سے ہونے کے باوجود ان کا وزن کیا جانا بلاشبہ ممکن ہے اور اب اس پر کسی طرح کا اعتراض بے معنی ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی بڑائی اور تسبیح وتحمید بہت پسند ہے، چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر مسلمان کو ذکر الٰہی کی عادت ڈالنی چاہئے، ذکر کے کلمات کا زبان سے ادا کرنا بہت آسان ہے مگر ترازو میں بہت وزنی ہوں گے۔انہوں نے علماء اور طلبہ کو خاص طور پر مطالعہ کرنے اور علمی صلاحیت میں درک پیدا کرنے کا مشورہ دیا۔اس موقع پر مفتی سید معصوم ثاقب قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علمائے ہند نے کہا کہ مذہب اسلام قیامت تک کے لئے ہے، ہزاروں چیلنجس آتے رہے ہیں مگر اسلام کے جیالوں نے پیٹ پر پتھر باندھ کر اسلامی سرحد کی حفاظت کی ہے، آج بھی دینی مدارس کے ان فضلاء سے امید ہے کہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسلام انسانیت کا مذہب ہے، مسلمانوں نے ہمیشہ اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہر دکھ بھری گھڑی میں مذہب ومسلک سے بالاتر ہو کر لوگوں کی خدمت کی اور راحت رسانی کا کام انجام دیا، آج بھی اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے، ملک کے حالات بدلنے میں اس کا مثبت اثر مرتب ہوگا۔مولانا عبدالباسط ندوی سکریٹری المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء پٹنہ نے کہا کہ آج جس دور سے ہم گذرر رہے ہیں یہ فتنہ کا دور ہے، اس میں وحدانیت ، رسالت اور دیگر عقائد صحیحہ پر جمنے اور اپنی نسلوں کو جمانے کی ضرورت ہے، ورنہ ایمان کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ڈاکٹر سید حسنین احمد ندوی پرنسپل ایس آئی ایس ہائی اسکول نے اس سال فضیلت کی تکمیل کرنے والے طلبہ سے کہا کہ وہ دین وملت کی خدمت کا جذبہ رکھیں اور اپنے اساتذہ سے مربوط رہیں۔ جامعہ کے صدرالمدرسین مفتی عبدالودود مظاہری نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ قرآن شریف پڑھنے پڑھانے والے اس روئے زمین پر سب سے بہترین لوگ ہیں ، انہیں احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔مفتی محمود زبیر قاسمی، مولانا نثار احمد حصیر قاسمی، مولانا نورالعین قاسمی وغیرہ علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا شمیم آزاد قاسمی نے حفظ قرآن کی تکمیل کرنے والے 21 خوش نصیب طلبہ کو آخری آیات پڑھا کر حفظ مکمل کرایا اور انہیں اس کو پڑھتے رہنے اور اس پر عمل کی تلقین کی۔جامعہ کے ناظم مولانا محمد نعمان بدرالقاسمی ندوی اور نائب ناظم محمد ریحان رضوان القاسمی نے مہمانان کرام کا خیر مقدم کیا اور جامعہ کے مختلف شعبوں سے فارغ ہونے والے طلبہ کو مبارک باد دی۔جامعہ کے استاذ قاری منصور احمد غفرانی کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا اور مفتی تنظیم عالم قاسمی نے نظامت کے فرائض کے انجام دیئے۔ جامعہ کے استاذ حدیث مولانا سراج الہدی ندوی ازہری کی چوتھی کتاب ’’کلام شمس‘‘ کی رسم اجرا انجام دی گئی۔مہمان خصوصی مولانا محمد زکریا سنبھلی کی رقت آمیز دعا پر جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

دینی مدارس نبوی کام کو انجام دینے والے عظیم ادارے

مدرسہ اسلامیہ فیض ابرار کریم نگر کے جلسہ عظمت قرآن واستقبال رمضان کا انعقاد۔مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی کا خطاب

کریم نگر۔4رفروری (راست) شہر کریم نگر کا بافیض دینی ادارہ مدرسہ اسلامیہ فیض ابرار محلہ گودام گڈہ کا ’’جلسہ عظمت قرآن واستقبال رمضان‘‘ کا انعقاد مفتی محمد یونس القاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع کریم نگر کی صدارت میں مسجد زمزم کشمیرہ گڈہ میں بعد نماز عشاء ۳ فروری کو منعقد ہوا۔مہمان خصوصی کی حیثیت سے ریاست اور ملک کی ممتاز روحانی شخصیت حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی مدظلہ (امیر شریعت تلنگانہ وآندھرا، صدر مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ وآندھرا) نے شرکت کی۔مولانا نے اپنے مؤثر اور قیمتی خطاب میں تین باتوں کی طرف توجہ دلائی۔(۱) دینی مدارس کی قدر کریں، اس وقت دنیا میں جو دینی ماحول نظر آرہا ہے، یہ دراصل مدارس عربیہ کی خاموش محنتوں کا اثر ہے، مدارس دراصل نبوی کام کو انجام دینے والے ادارے ہیں، نبی ﷺ کی جن ذمہ داریوں اور مقاصد کو قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے، ان ہی فرائض کو دینی مدارس انجام دے رہے ہیں، مدارس کی ظاہری حالت دیکھ کر کوئی اس کو حقیر نہ سمجھیں، اللہ تعالی نے مدارس کی عظیم خدمات پر سادگی کا لبادہ ڈال دیا۔(۲) دوسری بات : موجودہ دور میں اپنا تعلق اللہ تعالی سے مضبوط کریں، یہ اعمال کو درست کرنے، حالات کو بہتر کرنے کا دور ہے، ملک کے حالات سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تعالی کا دین باقی رہے گا، کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، اس پر پوری تاریخ گواہ ہے، مسئلہ ہمارا ہے کہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط کرنے والے بنیں۔صحابہ کرامؓ کو جو کامیابی ملی وہ اتباع رسول اور حکم الٰہی کی اطاعت میں ملی۔جو مظلوم وکمزور تھے اللہ تعالی نے ان کو طاقتور اور مضبوط بنایا۔(۳) تیسری بات : اپنے اعمال کو درست کرنے کے لئے ماہ رمضان المبارک کی قدر کریں، رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالی سے تعلق کو درست کرنے اور اعمال کو بنانے کا مہینہ ہے۔رمضان المبارک کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی کو بنائیں۔حضرت مجدد الف ثانیؒ کا قول ہے کہ جو رمضان کو صحیح گذارے گا سال کے ۱۱ مہینے اس کے صحیح ہوجائیں گے۔اس موقع پر تین طلباء کا قرآن کریم بھی مکمل ہوا، اور ان کو آخری سبق پڑھایا، طلباء مدرسہ نے تعلیمی مظاہرہ بھی پیش کیا۔اس موقع پر مفتی محمد یونس القاسمی، مفتی محمد اعتماد الحق قاسمی، مولانا محمد کاظم الحسنی، مفتی محمد صادق حسین قاسمی، مفتی عبدالحمید قاسمی، مفتی محمد شاداب قاسمی، مفتی خواجہ غفران الدین اسعدی، حافظ محمد معظم حسین فیضی، حافظ ضیاء اللہ خان، حافظ احمد منقبت شاہ خان، مفتی محمد شعیب علی قاسمی، مولانا محمد حیدر اسعدی، حافظ محمد صادق علی احمد، حافظ اسماعیل راشد، مفتی عبدالعلیم قاسمی، مولانا اویس فاروق قاسمی، سید ہاج الدین صاحب متولی مسجد زمزم اور دیگر علماء حفاظ اور معززان شہر موجود تھے، حافظ محمد وسیم الدین امام مسجد زمزم نے جلسہ کی کاروائی چلائی، حافظ سید رضوان فلاحی ناظم مدرسہ فیض ابرار نے اظہار تشکر کیا۔

محبوب نگر میں ٹی بی ٹیسٹنگ میں اضافے پر زور، ضلع کلکٹر کا عہدیداروں کے ساتھ جائزہ اجلاس

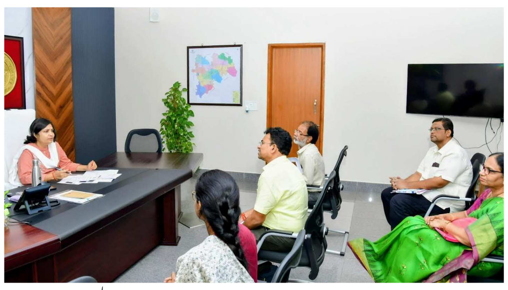

محبوب نگر 4فروری (نامہ نگار) ضلع کلکٹر وجیندرا بوئی نے عہدیداروں کو ضلع میں تپ دق (ٹی بی) کی جانچ میں اضافے کی ہدایت دی ہے۔منگل کے روز کلکٹریٹ چیمبر میں منعقدہ جائزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے 100 روزہ نکشے کیمپ کے دوران جلد از جلد ٹی بی کی تشخیص کے لیے ایکسرے اسکریننگ کی تعداد بڑھانے پر زور دیا۔کلکٹر نے قومی تپ دق کے خاتمے کے پروگرام (NTEP) کے عملے کو جانچ کی کوششوں کو تیز کرنے کی ہدایت دی اور ضلع میں ایکسرے اور این اے اے ٹی (NAAT) ٹیسٹوں کی کم تعداد پر تشویش کا اظہار کیا۔انہوں نے نکشے پورٹل کے مسائل پر بھی توجہ دی اور کہا کہ ریاستی کمشنر کے ایک خط میں تکنیکی مسائل کی وجہ سے ڈیٹا اپ لوڈ کرنے میں تاخیر کا ذکر کیا گیا ہے۔کلکٹر نے یقین دلایا کہ ان مسائل کو جلد حل کیا جائے گا۔اس اجلاس میں ڈی ایم ایچ او ڈاکٹر کے کرشنا، ڈی آئی او ڈاکٹر پدما، این سی ڈی ڈاکٹر بھاسکر نائک، ڈبلیو ایچ او کے نمائندے ڈاکٹر بلیسی، اور پی ایم ڈی ٹی کوآرڈینیٹر ڈی گوپال کرشنا نے شرکت کی۔

نظام آباد: عازمین حج 2025ء کا تربیتی اجتماع

نظام آباد۔4رفروری (پریس نوٹ) جناب مولانا شیخ اسماعیل عارفی صدر حج سوسائٹی نظام آباد کی اطلاع کے مطابق حج سوسائٹی نظام آباد (رجسٹرڈ) کے زیراہتمام ضلع نظام آباد کے عازمین حج 2025ء کا پہلا تربیتی اجتماع ان شاء اللہ 16/فروری 2025ء بروز اتوار صبح 10/ بجے تا سہ پہر 4/ بجے بمقام میٹر فنکشن ہال متصل دفتر بیت المال، سی ایم روڈ، آٹو نگر نظام آباد منعقد کیا جائے گا۔اس اجتماع میں مفسر قرآن جناب مولانا محترم سید مصطفی مظاہری صاحب مدظلہ العالی لاتور کا عمرہ وحج کے مناسک اور آداب زیارت روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی خطاب ہوگا۔محترم مولانا جناب لئیق احمد صاحب قاسمی امام وخطیب جامع مسجد شکر نگر صدارت فرمائیں گے۔عزت مآب جناب محمد علی شبیر صاحب مشیر برائے حکومت تلنگانہ اور جناب حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب جنرل سکریٹری جمعیۃ العلماء تلنگانہ آندھرا پردیش، جناب طاہر بن حمدان صاحب چیرمین اردو اکیڈیمی تلنگانہ مہمان خصوصی ہوں گے۔ تمام عازمین حج (مرد وخواتین) سے گذارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں شرکت فرما کر مستفید ہوں۔ساتھ ہی عازمین حج سے درخواست ہے کہ ریاستی حج کمیٹی کی ہدایت کے مطابق وہ اپنے اصلی یعنی ورجنل پاسپورٹ معہ دوعدد فوٹوز 18/فروری 2025ء سے قبل دفتر حج سوسائٹی تبارک ہائی اسکول حطائی اسٹریٹ نظام آباد پر جمع کروادیں ان شاء اللہ حج سوسائٹی کے زیراہتمام دوسرا تربیتی اجتماع بعد رمضان 13/اپریل 2025ء کو منعقد ہوگا۔جس کے مقام کا اعلان متعاقب کیا جائے گا۔دیگر تفصیلات کے لئے جناب مولانا سید سمیع اللہ صاحب نائب صدر 9030903212، جناب محمد نصیر الدین جنرل سکریٹری 9440603210، اور جناب وسیم احمد خان خازن 9505384786 سے ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

نرمل: طالبات کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے تین اساتذہ معطل

نرمل۔4رفروری (اسٹاف رپورٹر) نرمل ضلع کے نرساپور (جی) منڈل مستقر میں واقع ضلع پریشد ہائی اسکول، میں کئی دنوں سے طالبات کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے اساتذہ اے۔منوہر ریڈی اور موہن راؤ، نیز ان کے خلاف کارروائی نہ کرنے والے صدرمدرس کشن راؤ کو ضلع مہتمم تعلیمات پی۔رامارا‌ؤ نے فوری اثر کے ساتھ معطل کر دیا۔تفصیلات کے مطابق ضلع پریشد ہائی اسکول (تیلگو میڈیم)، نرساپور (جی) میں اسکول اسسٹنٹ (ریاضی) اے۔منوہر ریڈی اور اسکول اسسٹنٹ (انگلش) موہن راؤ کئی دنوں سے طالبات کے ساتھ بدسلوکی کر رہے تھے۔اس پر طالبات نے کئی بار صدرمدرس کشن راؤ سے شکایت کی لیکن انہوں نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ بالآخر، طالبات نے والدین کو اس صورتحال سے واقف کروایا، جس کے بعد والدین نے جمعہ کے دن اسکول پہنچ کر صدرمدرس سے اساتذہ کی بدسلوکی پر باز پرس کی اور خاطی اساتذہ کو تنبیہ کی۔تاہم، اساتذہ نے ان الزامات کو جھٹلانے کی کوشش کی، جس پر برہم والدین نے ان کی پٹائی کی۔اس کے باوجود، صدر مدرس نے اس واقعے کو چھپانے کی کوشش کی اور اسے منظر عام پر آنے سے روکا۔بعد ازاں، یہ معاملہ طالبات کے ذریعے ٹی ایس پی ٹی اے کے صدر شیخ شبیر علی اور جنرل سکریٹری ڈاکٹر ساجد معراج کے علم میں آیا۔ٹی ایس پی ٹی اے نے فوراً ضلع مہتمم تعلیمات، ضلع کلکٹر، آر جے ڈی، اور ڈائریکٹر اسکول ایجوکیشن کو اس معاملے سے واقف کرواتے ہوئے مطالبہ کیا کہ گہرائی سے تحقیقات کی جائیں اور خاطی اساتذہ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

پسماندہ طبقات کی حق تلفی کو برداشت نہیں کیا جائے گا

ورنگل میں بی سی اور مسلم طبقات کے اجتماع سے امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند تلنگانہ کا خطاب

حیدرآباد، 3/فروری (پریس نوٹ): حصول انصاف تک متحدہ جدوجہد جاری رکھنے کا عہد۔مطالبات پورے نہ کرنے پر بڑے پیمانے پر احتجاج کا انتباہ تلنگانہ کے ضلع ورنگل میں بی سی طبقات کا ایک بڑا عوامی اجتماع منعقد ہوا، جہاں مختلف قائدین نے حکومت سے سماجی انصاف کے وعدے پورے کرنے کا مطالبہ کیا۔اس جلسے میں بی سی اور مسلم قائدین نے حکومت کو تلنگانہ کے قیام کے وقت کیے گئے وعدوں کی یاد دہانی کرائی۔ جماعت اسلامی ہند تلنگانہ کے امیر حلقہ، ڈاکٹر محمد خالد مبشر الظفر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ریاست کے قیام کی جدوجہد کے وقت ہم نے ”انصاف برائے تلنگانہ اور تلنگانہ برائے انصاف“ کا نعرہ بلند کیا تھا، مگر 11 سال گزرنے کے بعد بھی پسماندہ طبقات کو ان کے حقوق نہیں ملے۔انہوں نے کہا کہ پسماندہ طبقات کو سیاسی طور پر مزید مضبوط ہونے کی ضرورت ہے اس لیے کہ پسماندہ طبقات کے ساتھ ناانصافیوں اور حق تلفیوں کو اب مزید برداشت نہیں کیا جاسکتا۔امیر حلقہ تلنگانہ نے کہا کہ مسلمان اور بی سی طبقات ایک ایسا ووٹ بینک ہے جس کے بغیر کوئی بھی جماعت اقتدار حاصل نہیں کرسکتی، مگر بدقسمتی سے انہیں ہمیشہ انتخابات کے وقت ہی یاد کیا جاتا ہے۔انہوں نے کانگریس حکومت کو نشانے پر لیتے ہوئے کہا کہ بی سی سینسس، 20 ہزار کروڑ روپے کا سالانہ بجٹ اور لوکل باڈیز میں 42 فیصد ریزرویشن جیسے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ڈاکٹر محمد خالد مبشر الظفر نے تعلیمی میدان میں بدحالی پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ یونیورسٹیوں میں اساتذہ کی کمی ہے، ہاسٹلز میں طلبہ کو غیر معیاری کھانا دیا جا رہا ہے، اور گورنمنٹ اسکولوں کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔اس جلسہ عام میں جس میں سروں کا سمندر امڈ آیا تھا، بی سی اور مسلم قائدین نے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر ان کے مطالبات پورے نہ کیے گئے تو بڑے پیمانے پر احتجاج کیا جائے گا۔

آصف آباد ضلع میں مشتبہ شکاری زیر حراست

حیدرآباد4فروری (نامہ نگار) تلنگانہ کے ضلع آصف آباد میں مشتبہ شکاریوں کو محکمہ جنگلات کے عہدیداروں نے حراست میں لے لیا۔محکمہ جنگلات کے عہدیداروں نے بتایا کہ دس رکنی گروہ کو ایک اطلاع پر مقامی پولیس کی مدد سے ریلوے اسٹیشن کے قریب حراست میں لے لیا گیا۔اس گروہ کے ارکان سے کاغذنگر فاریسٹ ڈویژنل آفیسر کے دفتر میں پوچھ گچھ کی گئی۔عہدیداروں نے شبہ ظاہر کیا کہ یہ شکاری جنگلی جانوروں بالخصوص شیروں کے مہاراشٹر میں شکار میں ملوث ہیں۔جانوروں کو پکڑنے کیلئے یہ افراد جال کا استعمال کرتے تھے جس کو ضبط کرلیا گیا۔

www.asrehazir.com asrehazirportal

9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

مدارس اسلامیہ کے نظام تعلیم وتربیت کو مزید نتیجہ خیز بنانے کی ضرورت

رابطہ مدارس ہریانہ وہماچل کا سہ روزہ سالانہ اجتماعی امتحان کے اختتام پر مولانا علی حسن مظاہری کا خطاب

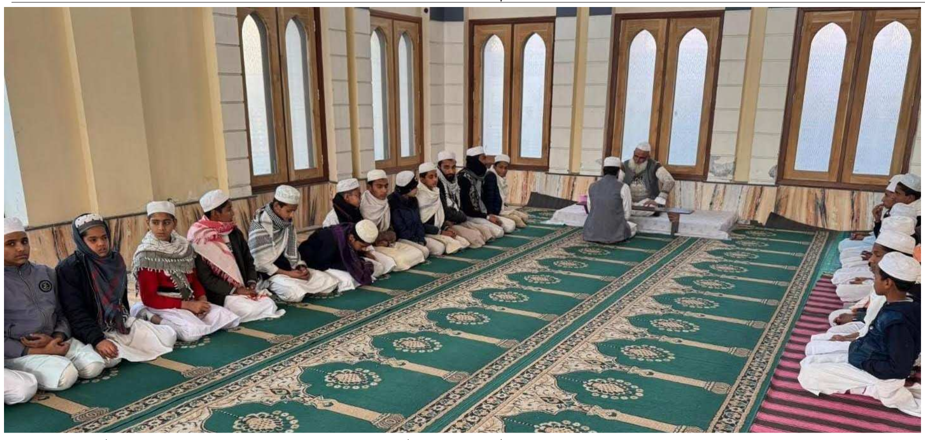

دیوبند،4/ فروری (سمیر چودھری) عالمی شہرت یافتہ دینی دانش گاہ دارالعلوم دیوبند کے ذریعہ ملک بھر میں قائم کئے گئے اجتماعی امتحان کے نظم کے تحت رابطہ مدارس شمالی ہریانہ وہماچل کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق دونوں صوبوں کے تقریباً نوے (90) مدارس اجتماعی امتحان میں شریک ہوئے جن کے لئے کل گیارہ سینٹر بنائے گئے، آج تمام سینٹروں میں اجتماعی امتحان بحسن وخوبی اختتام پذیر ہو گئے۔ رابطہ مدارس ہریانہ وہماچل کے صدر مولانا علی حسن مظاہری نے اجتماعی امتحان کے اختتام کے موقع پر بتایا کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں امسال اجتماعی امتحان کو زیادہ مفید بنانے کے لئے اقدامات کئے گئے اور الحمدللہ اس کے اثرات محسوس ہوئے، انھوں نے کہا کہ رابطہ مدارس دارالعلوم دیوبند کے صدر محترم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند اور ناظم عمومی مولانا شوکت علی قاسمی بستوی کی ہدایات سے ہمیں بڑی رہنمائی ملی اور اس پورے نظام کو ہمارے نگراں امتحان وممتحن حضرات نے بڑی خوش اسلوبی سے اختتام تک پہنچایا۔ مولانا مظاہری نے کہا کہ اس وقت مدارس اسلامیہ کے نظام تعلیم وتربیت کو پہلے سے زیادہ بہتر اور نتیجہ خیز بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ ہر زمانہ میں مدارس نے اِس ملک کی تعمیر وترقی کے لئے ملک کو بہتر افراد مہیا کئے ہیں اور اس کی اس وقت پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ رابطہ مدارس ہریانہ وہماچل کے جنرل سکریٹری مولانا عبداللہ خالد قاسمی خیرآبادی نے کہا کہ اس اجتماعی امتحان کے لئے دارالعلوم امدادیہ گڑھی یمنا نگر، مدرسہ فیض القرآن بوڑیہ، جامع مسجد خضرآباد، مدرسہ قادریہ جیت پور، مدرسہ ہدایت الاسلام نگلی، مدرسہ دعوت الاسلام چانچک، مدرسہ زینت العلوم نرائن گڑھ، دارالعلوم رشیدیہ پلھوڑی ہماچل، ناشر العلوم گڑھی جلالپور پانی پت، مدرسہ سبحانیہ نالا گڑھ ہماچل اور مدنی مدرسہ مسواڑی چمبہ ہماچل کو سینٹر بنا کر ان کے لئے نگران امتحان اور ممتحن حضرات مقرر کئے گئے اور امتحان کی کارروائی مکمل کی گئی۔ سکریٹری رابطہ مدارس ہریانہ وہماچل کی اطلاع کے مطابق ہر ہر سینٹر پر اول دوم سوم پوزیشن لانے والے تمام طلبہ کو 13 رفروری 2025ء میں رابطہ کے صوبائی دفتر دارالعلوم امدادیہ میں ایک بڑے اجلاس میں نقد انعامات اور ٹرافی وسرٹیفکٹ سے سرفراز کیا جائے گا۔

اترپردیش کا آٹھواں معاشی سروے ڈیجیٹل ہوگا

لکھنؤ04: فروری (ایجنسی) اترپردیش کو سال 2027 تک ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے ہدف کے ساتھ کام کر رہی ریاست کی یوگی حکومت آٹھواں معاشی سروے کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس کے درست اعداد وشمار کے ذریعہ سے لوگوں کا سماجی سطح بہتر کرنے کے لئے مختلف پروجکٹ بنائے جائیں گے۔ جس کا فائدہ ضرورت مندوں تک پہنچایا جائے گا۔ آفیشل ذرائع نے منگل کو بتایا کہ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے افسران کو آٹھواں معاشی سروے 2025۔26 کا تفصیلی ایکشن پلان تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ ریاست کی معیشت کو نئی اونچائیوں پر لے جایا جاسکے۔ حکومت معاشی سروے کو صرف ڈاٹا جمع کرنے کے طور پر نہیں دیکھ رہی ہے بلکہ اسے اصلاحی ٹول کے طور پر فروغ دینے کے لئے منصوبہ بنا رہی ہے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایت پر یہ سروے ڈیجیٹل ذرائع سے کیا جائے گا۔ جس سے درست ڈاٹا جمع کیا جاسکے۔ اس کے لئے ایک ویب بیڈ موبائل ایپلیکشن فروغ دیا جارہا ہے جو حقیقی وقت میں ڈیٹا تصدیق، نگرانی اور تشریح کی سہولیت فراہم کرے گا۔ اس سے یوگی حکومت کو ریاست کے کاروباریوں، سوروزگار سے جڑے افراد، مزدوروں اور چھوٹے کاروباریوں کی صحیح حالت کا اندازہ لگانے میں مدد ملے گی جس سے پالیسی سازی اور اسکیمات میں شفافیت آئے گی۔

غزہ کے لیے بھیجی جانے والی امداد ان کی ضروریات کے لیے کافی نہیں: یونیسیف

اقوام متحدہ۔4/فروری (ذرائع) اقوام متحدہ کے بچوں کے حقوق کے نگران ادارے 'یونیسیف' نے کہا ہے کہ جنگ سے تباہ حال غزہ کی پٹی کو فراہم کی جانے والی امداد ناکافی ہے۔ یونیسیف کی ترجمان ٹیس انگرام نے کہا کہ جو امداد لائی جارہی ہے وہ غزہ میں ضروریات کے سمندر میں کے مقابلے میں ایک قطرے کے مترادف ہے۔ انہوں نے منگل کے روز پریس بیانات میں مزید کہا کہ غزہ کی پٹی میں امدادی ٹرکوں کے داخلے پر عائد پابندیوں کو ختم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے خوراک، طبی اور امدادی سامان لانے کے لیے جنگ بندی سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انگرام نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ”جنگ بندی کے باوجود انسانی صورت حال بچوں کے لیے خطرناک ہے“۔ یہ بیانات اقوام متحدہ کی اس رپورٹ کے بعد سامنے آئے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے گزشتہ ہفتے کے دوران 545,000 سے زائد فلسطینیوں نے جنوبی غزہ سے شمالی غزہ کا رخ کیا۔ اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کل سوموار کو صحافیوں کو بتایا کہ اقوام متحدہ اور اس کے انسانی ہمدردی کے شراکت داروں نے اطلاع دی ہے کہ اسی عرصے کے دوران 36,000 سے زیادہ افراد شمالی غزہ سے جنوب کی طرف منتقل ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کے انسانی ہمدردی کے شراکت داروں نے اطلاع دی ہے کہ قیمتوں میں کمی آنا شروع ہوگئی ہے، لیکن پھر بھی جنگ سے پہلے کی سطح سے اشیا کی قیمتیں زیادہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”تقریباً ایک تہائی گھرانوں کو خوراک تک بہتر رسائی حاصل ہے، لیکن کھپت اب بھی بڑھنے سے پہلے کی سطح سے بہت کم ہے۔“ اقوام متحدہ نے نشاندہی کی کہ زیادہ تر خاندانوں کو درپیش بنیادی رکاوٹ ”نقدی لیکویڈیٹی کی کمی“ ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے شراکت داروں نے وضاحت کی کہ شمالی غزہ کی پٹی میں بیت حانون، بیت لاہیا اور جبالیہ میں تین عارضی کیمپ قائم کیے گئے ہیں، جن میں سے ہر ایک میں تقریباً پانچ ہزار افراد رہ سکتے ہیں۔ تین مرحلوں پر مشتمل جنگ بندی معاہدے میں جنگ کے خاتمے اور آبادی والے علاقوں سے اسرائیلی انخلاء کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پہلا مرحلہ چھ ہفتے تک جاری رہے گا اور اس میں تقریباً 1,900 فلسطینی قیدیوں کے بدلے غزہ (غیر تھائی) سے 33 مغویوں کی رہائی بھی شامل ہے۔

فلسطینی حملہ آور نے سات اسرائیلی فوجیوں کو زخمی کردیا، حملہ آور مارا گیا

یروشلم، 4 فروری (ایجنسی) ایک فلسطینی حملہ آور نے منگل کو مغربی کنارے میں سات اسرائیلی فوجیوں کو گولی مار کر زخمی کر دیا، جس کے بعد اسے اسرائیلی فوجیوں نے ہلاک کر دیا۔ اسرائیل کی میگن ڈیوڈ ایڈوم ریسکیو سروس نے بتایا کہ زخمیوں میں سے دو کی حالت تشویشناک ہے اور انہیں ہوائی جہاز سے ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ حملہ آور نے شمالی وادی اردن میں تیسیر چیک پوائنٹ کے قریب ایک چوکی پر تعینات فوجیوں پر فائرنگ کی۔ فوجیوں اور حملہ آور کے درمیان ہونے والی فائرنگ کے تبادلے میں حملہ آور مارا گیا۔ یہ واقعہ اسرائیلی فوجی آپریشن میں توسیع کے اعلان کے دو دن بعد پیش آیا ہے، جس کا دائرہ شمالی مغربی کنارے کے شہر تمون تک ہے۔ فلسطینی اعداد وشمار کے مطابق جنین میں گزشتہ ماہ شروع ہونے والے آپریشن کے بعد اسرائیلی فورسز کے ہاتھوں کم از کم 27 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

خوشی وغم کا امتزاج، غزہ میں جنگ بندی کے بعد ملنے والے جڑواں بھائی

یروشلم۔4رفروری (ایجنسی) جنگ بندی کے نتیجے میں اسرائیل کی جانب سے غزہ میں نقل وحرکت کی اجازت ملنے کے بعد دو ایسے جڑواں بھائی بھی آپس میں ملے ہیں جو جنگ کے دوران ایک دوسرے سے دور رہے۔ اس ملاپ سے ان فلسطینیوں کے حالات کی عکاسی بھی ہوتی ہے جو 15 ماہ تک غزہ میں ناچتی موت، جدائیوں اور تباہی سے دوچار رہے۔ ایک ہفتہ قبل کیمپوں سے گھر جانے والے جڑواں بھائیوں کے ملنے کی ایک ویڈیو پوری دنیا میں بڑے پیمانے پر دیکھی گئی، تاہم طویل عرصے تک مشکلات کا سامنا کرنے والے ابراہیم اور محمود الطوت کی ملاقات کی خوشی ادھوری سی ہوگئی تھی۔ 30 برس کے جڑواں بھائیوں میں سے ایک محمود نے کچھ دن قبل روئٹرز کو بتایا تھا کہ 'میں اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے میری سانس بحال ہوگئی ہو۔' شمالی غزہ کے جبالیہ علاقے سے تعلق رکھنے والے دونوں بھائی

اس تنازع کے آغاز میں جدا ہوگئے تھے جو اس وقت شروع ہوا جب اکتوبر 2023 کو حماس کے عسکریت پسندوں نے اسرائیل پر حملہ کیا، جس میں تقریباً 1200 افراد ہلاک اور تقریباً 250 کو یرغمال بنایا گیا۔ فلسطینی محکمہ صحت کے حکام کے مطابق، غزہ میں اسرائیل کی جوابی کارروائی میں میں 47 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ ابتدائی طور پر اسرائیل نے شہریوں کو شمال سے نکل جانے کا حکم دیا، جہاں اس کی فوجی کارروائیاں سب سے زیادہ بڑھ گئی تھیں، لیکن ہر ایک نے ایسا نہیں کیا۔ وہ لوگ جنہوں نے جنوب کی جانب سفر کیا تھا، انہیں جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کے معاہدے کے ایک حصے کے طور پر گزشتہ ہفتے تک واپس آنے سے روک دیا گیا تھا۔ ابراہیم جنوب میں تھے، جبکہ محمود شمال میں اپنے خاندان کے ساتھ تھا۔ جب ایک رات دیر گئے یہ خبر آئی کہ وہ جبالیہ واپس جا سکتے ہیں، تو ابراہیم نے محمود کو فون کیا، جلدی سے کپڑے پہنے اور شمالی غزہ کی ایک مرکزی سڑک پر واقع ایک مقام پر پہنچ گئے۔ 'تصور کیجیے میں چھ گھنٹے تک اپنے پیروں پر کھڑا رہا، ادھر ادھر کھڑا اسی طرح دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ ابراہیم کہاں ہے؟ ابراہیم کہاں ہے؟' انہوں نے کہا کہ 'اس نے مجھے محمود پکارا اور میں تیزی سے بھاگا اور ہم نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔' اب وہ اور ان کے خاندان دوبارہ اکٹھے ہوگئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے آبائی گھر کے کھنڈرات میں وقت گزاریں گے جو نومبر 2023 میں اسرائیلی فضائی حملے میں تباہ ہوگیا تھا۔ اس حملے میں ابراہیم کی ایک بیٹی ہلاک اور دوسری زخمی ہوگئی تھیں۔ محمود نے کہا کہ 'میں اس حد تک غمگین ہوگیا تھا کہ میرا وزن کم ہو گیا۔' جنوب میں ابراہیم اور اس کے خاندان کے لیے گھر اور مال واسباب کے بغیر حالات مشکل تھے، اور وہ تقریباً چار ماہ تک بغیر رابطے کے رہے۔

دبئی میں غیرقانونی تارکین کے خلاف تفتیشی مہم، 6 ہزار غیرملکی گرفتار

دبئی۔4رفروری (ذرائع) متحدہ عرب امارات دبئی میں غیرقانونی تارکین کے لیے ایمنسٹی سکیم 31 دسمبر 2024 کو ختم ہونے کے بعد 270 سے زیادہ تفتیشی کارروائیاں کی گئی ہیں۔ ویزے کی خلاف ورزیوں پر 6 ہزار سے زیادہ افراد کو حراست میں لیا گیا، جنوری میں 'ایک محفوظ معاشرے' کے عنوان سے

شروع کی جانے والی مہم کے دوران پکڑے گئے افراد کی امارات سے بے دخلی کا عمل جاری ہے۔ امارات الیوم کے مطابق حکام کا کہنا ہے 'پکڑے گئے 93 فیصد افراد کی امارات سے بے دخلی کی کارروائی مکمل کرلی گئی۔' یاد رہے دبئی میں ایسے غیرملکی جن کے اقامے یا ورک پرمٹ ایکسپائر ہو گئے تھے، حکومت کی جانب سے یکم ستمبر 2024 کو خصوصی مہلت کا اعلان کیا گیا تھا جو 31 اکتوبر تک تھی جس میں مزید تین ماہ کا اضافہ کیا گیا۔ مہلت کے دوران تارکین کو بغیر پابندی کے ملک چھوڑنے یا نیا ملازمت کا معاہدہ حاصل کرکے قانونی طور پر قیام کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ زیادہ تر افراد نے اپنی قانونی حیثیت کو درست کرایا ہے۔ فیڈرل اتھارٹی فار آئیڈینٹیٹی، سیٹیزن شپ، کسٹمز اینڈ پورٹ سکیورٹی کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل سہیل سعید الخیلی کا کہنا ہے کہ 'تفتیشی مہم جاری رہے گی، اس کا مقصد ملک کے داخلہ اور ویزا قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کی نشاندہی اور گرفتار کرنا ہے۔' تفتیشی مہم کے دوران خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ انہیں پناہ دینے یا ملازمت دینے والے افراد پر بھی قانونی اقدامات اور جرمانے بھی عائد کیے جاتے ہیں۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
روزنامہ عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

سُلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین رحؒ

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ
انتخاب: مفتی احمد عبیداللہ یاسر قاسمی، خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

ایک دعا کی درخواست

اسی حاضری میں یکم شعبان کو حضرت خواجہ کی طرف سے شیخ کبیر کی خدمت میں اس دعا کی درخواست پیش کی گئی کہ: خلق کے دربدر نہ پھرنا پڑے، درخواست قبول ہوئی اور دعا فرمائی گئی۔(۳)

ایک موقع پر فرمایا گیا کہ میں نے اللہ سے تمہارے لیے تھوڑی سی دنیا مانگ لی ہے۔خواجہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سن کر متفکر ہوا کہ بڑے بڑے لوگ دنیا کے سبب سے فتنہ میں پڑ گئے، میرا کیا حال ہوگا۔شیخ نے فوراً ہی فرمایا کہ تم فتنہ میں نہیں پڑو گے۔خاطر جمع رکھو۔اب مجھے اطمینان ہوا۔

اجودھن سے دہلی کو

خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ اب اپنے مرشد و مربی سے رخصت ہو کر ہندوستان کی تسخیر روحانی اور خلق خدا کے ارشاد و تربیت اور تبلیغ و ہدایت کی عظیم و مقدس مہم پر روانہ ہوئے۔یہ ایک فقیر بے نوا تھا جو ہندوستان بلکہ ساتویں صدی ہجری کے عالم اسلام کی سب سے مستحکم اسلامی دارالسلطنت کو جا رہا تھا۔اس کے پاس اخلاص، اعتماد علی اللہ اور استغناء عن الخلق کے سوا کوئی زاد راہ اور کوئی ہتھیار و سلاح نہ تھا۔مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ نے خوب لکھا ہے:

”ہندگیری کی مہم پر اجودھن سے ہند کے دارالسلطنت دہلی کی طرف روانہ ہوتے ہیں جہاں نیچے سے اوپر تک بیشمار جھوٹے آلہہ پر اجمائے بیٹھے ہیں۔ان میں وہ بھی ہے جس کی زبان کو معمولی حرکت لوگوں کے تن سر سے جدا کر دیتی ہے وہ بھی ہیں جن کی نیازمندی خاک سے اٹھا کر لوگوں کو امارت و دولت کے افلاک تک پہنچا رہی ہے۔گلی گلی میں عزت تقسیم ہو رہی ہے۔مناصب بٹ رہے ہیں، روپئے لٹائے جا رہے ہیں۔گودیں بھر رہی ہیں، اور جن جن ذرائع سے یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں سلطان المشائخ سب سے پہلے لیس ہیں۔آپ پڑھ چکے ہیں کہ اجودھن جانے سے پہلے دہلی کی علمی محفلوں کی محفل شکنی میں ان کی عام شہر ہو چکی ہے، کچھ نہیں تو قضا کے عہدے سے لیکر شیخ الاسلامی و صدر جہانی کی خدمات تک کی ساری راہیں اپنے سامنے کھلی پا رہے ہیں لیکن اب خالق کی صورت میں جو اِلہٰ ان کو مل چکا تھا، سینہ اسی کے وزن سے اتنا معمور تھا کہ کسی مخلوق کی کوئی گنجائش ان کے قلب میں باقی نہ تھی۔قلب کی اسی کیفیت کی تعبیر تھی جس کا اظہار وہی کبھی کبھی ان مشہور تیز الفاظ میں فرمایا کرتے تھے:

”ایمان کس تمام نہ شود تا ہمہ خلق
درنزد یک او ہم چو پشک شتر نہ نماید“

مجلس مبارک میں دمشق کے ایک شخص کا ذکر ہو رہا تھا جو شیخ الاسلامی کی خدمت کے لئے ساری ساری رات نماز پڑھتا تھا، اپنی انہیں نمازوں کو نگاہ خلق میں حصول عزت کا ذریعہ بنا رہا تھا، جامع ملفوظات راوی ہیں کہ:

دریں میاں خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پرآب کردہ برلب مبارک، اند بسوز اول شیخ الاسلامی را، پس خانقاہ را، بعد ازاں خود را(۱)

یہ سُنکر حضرت خواجہ رحمہ اللہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ پہلے شیخ الاسلامی کو جلاؤ، پھر آگ لگاؤ خانقاہ کو، پھر اپنی خودی کو جلا کر خاک کر دو۔

الغرض اس شان کے ساتھ سب کچھ جلا کر بھسم کر کے وہ اجودھن سے روانہ ہوئے۔اور جس علاقہ کی ولایت آپ کے سپرد ہوئی تھی اسی کے پایہ تخت میں آپ پہنچ گئے۔(۲)

تصفیہ حقوق

شیخ کبیر رحمہ اللہ نے ارادت و خلافت کے ساتھ کئی بار یہ تاکید کی تھی کہ مخالفین کو خوش کرنے کی پوری کوشش کرنا اور اہل حقوق کو راضی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا۔خواجہ فرماتے ہیں کہ میں جب دہلی چلا تو مجھے یاد آیا کہ مجھے ۲۰ جیتل (۳) ایک شخص کے دینے ہیں، اور ایک کتاب میں نے کسی سے مستعار لی تھی وہ کھوگئی ہے، میں نے بدایوں کے قیام میں یہ عزم کر لیا تھا کہ میں جب دہلی پہنچوں گا تو ان اہل معاملہ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا، جب میں اجودھن سے دہلی واپس آیا تو جس شخص کے بیس جیتل مجھے دینے تھے وہ بزاز نہ تھا، میں نے اس سے کپڑا خریدا تھا، کسی وقت بیس جیتل میرے پاس جمع نہیں ہوئے کہ میں اس کو پہنچا دیتا۔معاش کی بڑی تنگی تھی، کبھی پانچ جیتل ہاتھ آئے، کبھی دس، ایک مرتبہ دس جیتل ملے میں اس بزاز کے دروازہ پر پہنچا، اسکو آواز دی، وہ باہر آیا۔تو میں نے اس سے کہا تمہارے بیس جیتل میرے ذمہ ہیں، ایک مرتبہ تو مجھے دینے کی قدرت نہیں، یہ دن جیتل لایا ہوں، اس کو لے لو، دس ان شاء اللہ اس کے بعد پہنچا دوں گا۔اس شخص نے یہ سنکر کہا کہ ہاں معلوم ہوتا ہے کہ تم مسلمانوں کے پاس سے آرہے ہو، ان نے وہ دس جیتل تو لے لئے اور کہا کہ میں نے دس جیتل معاف کئے۔

اس کے بعد میں اس شخص کے پاس گیا جس کی کتاب میں نے لی تھی، اس نے مجھے پہچانا نہیں، میں نے کہا کہ صاحب میں نے آپ سے ایک کتاب مستعار لی تھی، وہ کھوگئی۔اب میں اس کی نقل تیار کر کے آپ کو دوں گا، میں بالکل اسی طرح لکھوا کر آپ کو پہنچا دوں گا۔اس شخص نے کہا کہ ہاں تم جہاں سے آرہے ہو وہاں کا یہی نتیجہ ہونا چاہیے، اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے وہ کتاب تم کو بخشی۔(۱)۔

دہلی کی قیام گاہیں

خواجہ صاحب رحمہ اللہ اہل دہلی بلکہ اہل ہند کی خدمت کے لئے جب دہلی پہنچے تو باوجود اس کے کہ دہلی کا کوچہ کوچہ محلوں اور ایوانوں سے آباد تھا اور روز نئی نئی عمارتیں بن رہی تھیں، خواجہ صاحب رحمہ اللہ کے قیام کا کوئی ٹھکانا نہ تھا، جب تک کہ غیاث پور کا قیام اختیار نہیں فرمایا۔آپ نے اتنی قیامگاہیں اختیار کیں اور اتنے مقامات تبدیل کئے کہ معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں اس فقیر کے لئے اپنا درویشانہ سامان رکھنے اور اپنا بوریہ بچھانے کے لئے جگہ نہیں تھی۔سیر الاولیاء کے مصنف میر خورد اپنے والد سید مبارک محمد کرمانی کی زبانی جو حضرت خواجہ رحمہ اللہ کے دوست اور رفیق تھے، اس نقل مکانی کی تفصیل بیان کرتے ہیں جو ناظرین کی عبرت کے لئے یہاں نقل کی جاتی ہے۔سید مبارک محمد کرمانی فرماتے ہیں:

”جتنے سال سلطان المشائخ شہر دہلی میں رہے کوئی مکان آپ کی ملکیت میں نہ تھا اور ساری عمر آپ نے کوئی جگہ اپنے اختیار سے انتخاب نہیں فرمائی۔جب آپ بدایوں سے آئے تو سرائے میاں بازار میں جس کو نمک کی سرائے بھی کہتے ہیں، اترے، والدہ اور ہمشیرہ کو وہیں رکھا اور خود ایک قواس (کمان گر) کی بارگاہ میں جو سرائے مذکور کے سامنے تھی، مقیم ہوئے۔امیر خسرو رحمہ اللہ کا بھی اسی محلہ میں مکان تھا، کچھ عرصہ کے بعد راوت عرض کا مکان خالی ہوا، اس کے لڑکے علاقوں میں چلے گئے۔امیر خسرو کی معرفت جو راوت عرض کے نواسے تھے سلطان المشائخ کو یہ مکان قیام کے لئے مل گیا۔آپ دو سال اس مکان میں رہے، یہ مکان شہر پناہ کے متصل مندہ دروازہ و مندھ پل کے نزدیک تھا، اس طرح سے کہ شہر پناہ کا بُرج اس عمارت کے اندر آگیا تھا۔مکان کے ایوان و رواق بڑے بلند اور شاندار تھے، اس عرصہ میں راوت عرض کے لڑکے آگئے۔سلطان المشائخ کو اس مکان سے منتقل ہو جانا پڑا، آپ کی کتابیں جن کے سوا کوئی اور سامان نہ تھا، ہم سروں پر رکھ کر چھپر والی مسجد میں (جو سراج بقال کے سامنے تھی) لے آئے۔دوسرے روز سعد کاغذی نے جو شیخ صدرالدین کے مریدین میں تھے، یہ قصہ سنا اور سلطان المشائخ کے پاس آکر بڑی عزت و توقیر اور خوشامد سے اپنے مکان پر لے گیا۔بالا خانہ پر ایک بہت اچھی بارگاہ بنی ہوئی تھی، وہاں آپ کو ٹھہرایا۔سلطان المشائخ ایک مہینہ وہاں ٹھہرے، اسکے بعد وہاں سے بھی اُٹھے، رکابدار کی سرائے میں جو قیصر پُل کے متصل تھی، سرائے کے درمیان ایک مکان تھا، وہاں مقیم ہوئے۔ایک مدت کے بعد وہاں سے بھی منتقل ہو کر شادی گلابی کے مکان میں جو محمد میوہ فروش کا کی دوکانوں کے درمیان واقع تھا، قیام اختیار کیا۔اس درمیان میں شمس الدین شراب دار(۱) کے لڑکے اور اعزہ جو آپ کے معتقد تھے آپ کو بڑی عزت اور احترام کے ساتھ شمس الدین شراب دار کے مکان میں لے آئے۔کئی سال سلطان المشائخ اس مکان میں رہے۔اس مکان میں بڑی راحت اور سکون خاطر میسر آیا۔“ (۲)

فقر و فاقہ

خواجہ صاحب دہلی تشریف لائے تو ابتلا و تربیت کا وہ دور شروع ہوا جو اس راہ کے ان سالکوں کو جو آگے چل کر مرجع خلائق و سرچشمۂ فیوض بنتے ہیں عادتاً پیش آیا کرتا ہے۔یہ وہ وقت تھا کہ سارے ہندوستان کی دولت اور زر و جواہر دہلی اُمنڈ کر آرہے تھے اور ارزانی کا یہ عالم تھا کہ ایک جیتل میں دو سیر میدے کی پکی پکائی روٹیاں مل جاتی تھیں اور دو (۲) جیتل میں ایک من خربوزہ آجاتا تھا، لیکن خواجہ صاحب کے فقر و فاقہ کا یہ حال تھا کہ فرماتے ہیں کہ: میرے پاس ایک دانگ بھی نہ ہوتا کہ اس سے میں روٹیاں خرید کر خود کھاؤں اور والدہ و ہمشیرہ اور گھر کے ان لوگوں کو کھلاؤں جو میری کفالت میں تھے۔خربوزہ کی اس ارزانی و فراوانی کے باوجود پوری پوری فصل گزر جاتی اور خربوزہ چکھنا نصیب نہ ہوتا لیکن اپنے اس حال میں خوش رہتا اور آرزو کرتا کہ جتنی فصل باقی ہے وہ بھی گذر جائے اور میں اسی حال میں رہوں۔

غیر کے واسطہ کے بغیر

اسی زمانہ میں جبکہ آپ شہر پناہ کے اس برج میں مقیم تھے جو مندہ دروازہ کے متصل ہے، کئی روز گزر گئے اور کھانے کو کوئی چیز میسر نہیں آئی، ایک طالبعلم کو اس کا علم تھا کہ کئی روز سے حضرت کو فاقہ ہے، اس طالبعلم نے بعض ہمسایوں کو جو نور باف تھے اس کی اطلاع کی، وہ کھانا تیار کر کے لائے۔کھانے کے لئے ہاتھ دھلاتے وقت کھانا لانے والوں میں سے ایک بولا خدا طالبعلم کا بھلا کرے کہ اس نے ہمیں خبر کر دی۔خواجہ نے ہاتھ روک لئے اور فرمایا: کیا خبر کی؟ اس نے کہا کہ: فلاں طالبعلم نے ہمیں بتلایا کہ آپ کئی روز سے فاقہ سے ہیں، چنانچہ ہم یہ کھانا تیار کر کے لائے۔آپ نے فرمایا: معاف رکھو۔کتنی ہی ان لوگوں نے کوشش کی، آپ نے کھانا قبول نہیں کیا۔(۱)

شیخ کبیر رحمہ اللہ کی وفات

آخری بار آپ شیخ کبیر رحمہ اللہ کی خدمت میں تین چار مہینے قبل گئے تھے۔فرماتے ہیں کہ ۵: محرم کو شیخ کبیر رحمہ اللہ نے وفات پائی اور شوال کے مہینہ میں مجھے حضرت نے دہلی بھیج دیا۔بیماری کی ابتدا ہو چکی تھی۔رمضان کا مہینہ تھا اور آپ بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ رہے تھے، ایک روز کہیں سے خربوزہ آیا تھا۔خربوزہ کاٹ کر میں نے شیخ کے سامنے رکھا۔شیخ نے تناول فرمایا اور ایک قاش مجھے عنایت فرمائی۔میرے دل میں آیا کہ یہ دولت اب کب ملے گی کہ اپنے دست مبارک سے مجھے عنایت فرما رہے ہیں، میں کھالوں اور دو مہینے مسلسل روزے رکھ کر (فرض روزہ توڑ دینے) کا کفارہ ادا کروں گا۔فرمایا کہ نہیں نہیں میرے لئے تو شریعت کی اجازت ہے، تمہارے لئے جائز نہیں۔(۳)

فرمایا کہ انتقال کے وقت مجھے یاد فرمایا اور فرمایا کہ: نظام الدین تو دہلی میں ہیں، یہ بھی فرمایا کہ میں بھی اپنے شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کی رحلت کے وقت حاضر نہ تھا، ہانسی میں تھا۔فوائد الفواد میں ہے کہ یہ تذکرہ کرتے وقت آپ پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ تمام حاضرین کے دل متاثر ہوئے۔(۱)

وفات کے بعد آپ اجودھن حاضر ہوئے۔مولانا بدرالدین اسحٰق نے شیخ کبیر رحمہ اللہ کی وصیت کے مطابق جامہ مصلّٰی اور عصا سپرد کیا جو حضرت خواجہ کو دینے کے لئے شیخ کبیر رحمہ اللہ نے مولانا کے حوالہ کیا تھا۔(۲)

غیاث پور کا قیام

فوائد الفود میں ہے کہ ایک روز آپ نے شہر کے شور و شر کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ ابتدائی زمانہ میں بھی میرا شہر میں دل نہیں لگتا تھا۔ایک روز قتلغ خاں کے حوض پر تھا، ان دنوں میں قرآن مجید یاد کر رہا تھا۔وہاں ایک درویش یاد خدا میں مشغول تھا۔میں اس کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ آپ اسی شہر کے رہنے والے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا: اپنی مرضی سے اس شہر میں رہتے ہیں؟ اس نے کہا: یہ بات تو نہیں ہے۔اس کے بعد اس درویش نے واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے ایک اچھے درویش کو دیکھا، بیرون کمال دروازہ۔اس احاطہ میں جو لب خندق ہے۔اس دروازے کے قریب ایک بلند زمین ہے جس پر شہداء کی چار دیواری بنی ہوئی ہے، وہ درویش بیٹھا ہوا ہے۔اس درویش نے مجھ سے کہا کہ اگر ایمان کی خیر چاہتے ہو تو اس شہر سے چلے جاؤ۔میں نے اسی وقت سے اس شہر سے چلے جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔لیکن مواقع پیدا ہوتے رہے۔آج پچیس سال ہو گئے کہ میرا ارادہ باقی ہے لیکن جانے کی نوبت نہیں آتی۔

حضرت خواجہ نے یہ حکایت بیان کر کے فرمایا کہ میں نے جب اس درویش کی یہ بات سنی تو اپنے دل میں یہ طے کر لیا کہ میں اس شہر میں نہ رہوں گا۔کئی جگہ کا خیال آتا تھا کہ میں وہاں چلا جاؤں۔کبھی دل میں آتا تھا کہ قصبہ پٹپالی (۳) چلا جاؤں، وہاں ان دنوں ایک ترک تھا۔کبھی دل کرتا تھا کہ بشنالہ جاؤں، وہ ایک پاک صاف جگہ ہے، چنانچہ بشنالہ چلا گیا۔تین روز وہاں رہا، کوئی مکان نہیں ملا، نہ کرایہ کا نہ بقیمت، ان تین دنوں روزانہ کسی ایک کا مہمان رہتا تھا، جب وہاں سے واپس آیا تو یہی خیال لگا رہا کہ ایک روز حوض رانی کی طرف گیا ہوا تھا، وہاں ایک باغ میں جس کو ”باغ حیرت“ کہتے ہیں، اللہ سے مناجات کی۔طبیعت متوجہ تھی، میں نے عرض کیا کہ خداوند، میں اس شہر سے چلا جانا چاہتا ہوں، لیکن کوئی جگہ اپنی مرضی سے اختیار نہیں کرونگا۔جہاں آپ کی مرضی ہو وہاں چلا جانا چاہتا ہوں، اس درمیان میں ایک غیبی آواز ”غیاث پور“ کے نام کی آئی۔میں نے کبھی غیاث پور دیکھا نہیں تھا، اور یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ غیاث پور کہاں ہے۔میں نے جب آواز سُنی تو ایک دوست کے پاس گیا۔وہ دوست ایک نیشاپوری نقیب تھی۔جب میں اس کے گھر گیا اور اس کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ غیاث پور گیا ہوا ہے۔میں نے اپنے دل میں کہا کہ وہی غیاث پور ہے۔الغرض غیاث پور آیا، اس وقت تک یہ مقام ایسا آباد نہیں تھا، ایک غیر معروف جگہ تھی، آدمی بھی کم تھے۔میں آیا۔میں نے وہاں سکونت اختیار کر لی۔جب کیقباد نے کیلوکھری کو اپنی فرودگاہ بنایا تو وہاں ہجوم خلائق ہوا۔امراء اور اعیان سلطنت اور ان کے متعلقین کی آمد و رفت شروع ہوگئی۔جب میں یہ اژدھام دیکھا تو اپنے دل میں کہا کہ اب یہاں سے بھی چلا جانا چاہیے۔اسی خیال تھا کہ ایک بزرگ کا جو میرے استاد بھی تھے، شہر میں انتقال ہوا، میں نے اپنے دل میں کہا کہ جب میں ان کے فاتحہ میں جاؤں گا تو پھر کسی طرف کا قصد کروں گا۔اپنے دل میں اس کو طے کر لیا۔اسی روز نماز عصر کے وقت ایک جوان آیا، حسین لیکن نحیف، خدا جانے مردانِ غیب میں سے تھا یا کون تھا، اس نے آتے ہی مجھے خطاب کر کے یہ شعر پڑھا:

آں روز کہ مہ شدی نمی دانستی
کہ انگشت نمائے جہاں خواہی شد

(جس روز خدا نے تم کو چاند بنایا تھا، اسی روز سمجھنا چاہیے تھا کہ ساری دنیا کی انگلیاں تمہاری طرف اٹھیں گی۔)

حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس نے کچھ اور باتیں بھی کہیں جس کو میں نے لکھ لیا ہے، اس کے بعد ان نے یہ کہا کہ پہلی مرتبہ آدمی کو مشہور نہیں ہونا چاہیے۔اور جب کوئی شخص مشہور ہو جائے تو پھر ایسا بننا چاہیے کہ کل روزِ قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

اس کے بعد ان نے کہا کہ یہ کیا ہمت و حوصلہ ہے کہ خلق خدا سے بھاگ کر گوشہ گیری اختیار کی جائے اور یاد خدا میں مشغول ہوا جائے۔اس کا مقصود یہ تھا کہ قوت و حوصلہ کی بات تو یہ ہے کہ مخلوق کے باوجود یاد خدا میں مشغول ہو۔جب اس نے اپنی بات ختم کی تو میں نے کچھ کھانا لا کر اسکے سامنے رکھا۔اس نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔اسی وقت میں نے اپنے دل میں نیت کی کہ میں یہیں رہوں گا، جب میں نے یہ نیت کر لی، تو اس نے تھوڑا سا کھانا کھایا اور چلا گیا۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

انسانی تہذیب کی ترقی میں مسلمان سائنسدانوں کا نمایاں کردار

جب ہم انسانی تہذیب وتمدن کی ترقی میں مسلمان سائنسدانوں اور ماہرین کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ کرتے ہیں تو ایسے میں وہ مسلم تاریخی شخصیات سامنے آتی ہیں جن کا کردار اس حوالے سے اہم رہا ہے۔

سعودی میگزین الرجل میں شائع مضمون کے مطابق تاریخی کتب میں ان مسلم شخصیات کے حوالے سے کافی مواد موجود ہے جنہوں نے جنگوں اور امن کے زمانے میں اچھے کام کیے اور معاشرے کی فلاح کے اہم منصوبوں پر بھرپور توجہ دی۔

معروف مسلمان سائنسدان اور ماہرین

معاشرے کے مختلف شعبوں میں ان ممتاز مسلم سکالرز کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کا کردار اہم رہا۔تقریباً کوئی میدان ایسا نہیں رہا جس میں عرب مسلمان سکالرز پیش پیش نہ رہے ہوں، خاص طور پر اسلامی خلافت کے سنہرے دور میں علوم کے تبادلے کی تحریک عام تھی اور اسلامی تہذیبیں دنیا بھر میں ثقافت اور سائنس کا مرکز تھیں۔

عباسی دور اسلامی تہذیب کی بالادستی اور دنیا میں اس کی مرکزیت کا عروج تھا۔

جابر بن حیان

ایران کے شہر طوس میں پیدا ہونے والے جابر بن حیان کی وجۂ شہرت کیمیا کے حوالے سے غیر معمولی ہے اسی حوالے سے انہیں ’ابوالکیمیا‘ یعنی کیمیا کا بانی کہا جاتا ہے۔

الحسن بن الہیثم

حسن بن الہیثم کے نظریات آج بھی ہمارے جدید دور میں بہت سی ایجادات کا مرکز ہیں۔ان کے کیے گئے تجرباتی طریقے آج بھی سند کا درجہ رکھتے ہیں۔

محمد الکرخی

فارس میں پیدا ہونے والے ان نابغۂ روزگار سائنسدان نے الجبرا اور جیومیٹری میں اہم کردار ادا کیا۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی

انسانی تاریخ کے سب سے بڑے اور اہم سائنسدانوں میں ان کا شمار ہوتا ہے جو عرب ہندا الجبرا کے تصورات کو یورپی ریاضی میں متعارف کرانے کے لیے مشہور تھے۔

ابوبکر الرازی

فلسفہ اور طب میں انہوں نے مثالی کارہائے نمایاں انجام دیے جس کی وجہ سے سائنسی خدمات کے حوالے سے انہیں عرب اور اسلامی تاریخ میں نمایاں سکالرز میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔

ابوالقاسم الزہراوی

جراحت اور امراض چشم کے حوالے سے ابوالقاسم الزہراوی کی خدمات نمایاں ہیں۔انہوں نے طب میں مہارت حاصل کی اور اس میدان میں دنیا کو اہم نظریات پیش کیے۔جراحت کے حوالے سے کتاب لکھی جس میں سرجری اور امراض چشم کے بارے میں اہم معلومات موجود ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے الات جراحی کی بھی معلومات دیں۔

ابن سینا

طب کے حوالے سے ابن سینا کا درجہ بابائے طب کا ہے۔علاوہ ازیں قدرتی علوم، ریاض مابعدالطبیعات اور منطق میں ان کی مہارت کا ثانی نہیں۔

ابن النفیس

ابن النفیس ایک مشہور طبی سائنسدان ہیں انہوں نے اس حوالے سے متعدد کتب تصنیف کیں جو طب کی تاریخ میں انتہائی اہم ہیں جن میں انسانی جسم کے مظاہر کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے۔خاص طور پر نظام تنفس پر انہوں نے مثالی خدمات انجام دی ہیں۔

طب کے میدان میں عرب ماہرین

ابن النفیس نے خون کی گردش کے طریقہ کار کے حوالے سے اپنی نوعیت کی سب سے پہلی تشریح کی جو اس میدان میں کی جانے والی تحقیق کی بنیاد بنی۔اسی وجہ سے موجودہ وقت میں انسانی جسم کے نظام سے متعلق اہم دریافتیں کی گئیں۔

ابوالقاسم الزہراوی کی کتاب ’التصریف‘ ان یادگار حوالہ جات میں سے ایک ہے جس نے جراحی کے آلات اور ان کے استعمال کی درجہ بندی کی اور سرجری کے طریقوں سے آگاہی فراہم کی۔

ابن سینا کی شہرہ آفاق کتاب ’القانون فی الطب‘ اور ’الشفا‘ کو طب کے میدان میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ان کی اس تصنیف نے شعبہ طب میں انسانیت کی بہت خدمت کی۔

الجبرا کے علوم کو دریافت کرنے کا سہرا عربوں کو جاتا ہے جس سے ریاضی کے علوم کے حل کے لیے بنیادی کلیات سامنے آئے۔

بصارت، روشنی اور آپٹکس کے حوالے سے الحسن بن الہیثم کے نظریات اور ان کی تحقیق اس میدان میں بہت اہم ثابت ہوئی اور متعدد ایجادات کی بنیاد بنے خاص طور پر کیمرے اور ان کے لینز۔

عرب ماہرین کی ایجادات

انسانی تہذیب وتمدن کے ارتقا کے حوالے سے عربوں کی جانب سے کی جانے والی ایجادات ٹھوس حقیقت ہیں جن کی وجہ سے انسانی تہذیب ترقی کی راہ پر گامزن ہوئی۔

پاسکل کی مثلث

اس ضروری عنصر کا پہلا مرکز یا پوائنٹ ابوبکر الکراجی کے ذریعے سامنے آیا تھا۔

جزوی ارقام ’اعداد الکسری‘

مراکشی سائنسدان محمد ابن حصار وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے اعداد کی تقسیم اور کسر کی لکیر کا استعمال ایجاد کیا جو آج بھی ریاضی کے حوالے سے پوری دنیا میں رائج ہے۔

اعشاریہ کی علامات

غیاث الدین جمشید کاشانی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے پندرہویں صدی عیسوی کے آغاز میں اعشاریہ کی علامت کا استعمال کیا جو بعد از اں دنیا بھر میں رائج ہوا۔

متضاد قانون

الحسن ابن الہیثم نے اس قانون کو ایجاد کیا جو اب سائنس کے میدان میں ایک بنیادی نکتہ ہے

دور حاضر کے اہم عرب ماہرین

ہم نے عہدِ رفتہ کی تاریخ کے بہت سے ماہرین اور سائنسدانوں کی بات کی، اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا اب دورِ حاضر میں عرب سکالرز نہیں ہے جو قابل ذکر ہوں، ایسا قطعی نہیں ہے۔

انسانیت کی ترقی اور فلاح میں عصر حاضر کے متعدد عرب ماہرین موجود ہیں مثال کے طور پر مصری عالم احمد زویل۔

احمد زویل

انہوں نے 1998 میں ایٹم کے حوالے سے مثالی سائنسی تکنیک پیش کی جس نے صنعتی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

منیر حسن نایفہ

فلسطینی سائنسدان منیر حسن نافیہ کا شمار دور جدید کے مشہور طبیعات دانوں ’ماہرِ فزکس‘ میں کیا جاتا ہے۔انہوں نے ایٹم کو زرات کی شکل میں منتقل کرنے کی اہم ترین ایجاد میں کامیابی حاصل کی جس سے مائیکرو ٹیکنالوجی کے شعبے میں بڑا انقلاب برپا ہوا۔

فاروق الباز

عصر حاضر کے اہم اور مشہور سائنسدانوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، وہ معاشی ارضیات (جیولوجی) میں مہارت رکھتے ہیں انہوں نے معیشت کے حوالے سے شاندار خدمات پیش کیں۔

عدنان وحود

میکینکل انجینئیر نگ کے میدان میں ایک شامی ماہر ہیں۔مذکورہ میدان میں ان کو بے پناہ شہرت حاصل ہے۔

الدرعیہ کی تاریخی الطریف کالونی کے ثقافتی تجربات کی کہانی جسے ہر کوئی جاننا چاہتا ہے

سعودی عرب کے تاریخی شہر الدرعیہ کے سیاحتی سیزن نے تاریخی الطریف کالونی کی سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے جس میں ثقافتی، فنکارانہ اور تاریخی تجربات شامل ہیں جو پہلی سعودی ریاست کے دور کے واقعات کو اجاگر کرتے ہیں۔اس کے علاوہ مہمان نوازی کے اہم ترین رسم ورواج، اس کے سربراہان کی بہادری اور سخاوت کے قصے جسے درعیہ کی خصوصیت پہچان قرار دیا جاتا کو نمایاں کیا گیا ہے۔ یہ سرگرمی زائرین کے لیے ایک انٹرایکٹو تجربے میں خالص نسل کے عرب گھوڑوں کی خوبصورتی پر بھی توجہ مرکوز کرتی ہے۔

پروگرام ثقافتی سیشنز اور خطے کے ورثے کی کہانیوں کی میزبانی کرتا ہے، جبکہ صاحب دیوان شاعروں اور ماہرین کو ایک چھت تلے جمع ہونے کا موقع فراہم کرے گا جو گزشتہ دہائیوں میں شاعری کی ابتدا اور اس سے جڑی کہانیوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ پروگرام میں انٹرایکٹو تھیٹر کا مشاہدہ بھی کیا جائے گا اور اس میں الدرعیہ کی کہانی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

الطریف کالونی پروگرام میں مختلف قسم کے تجربات پیش کیے گئے ہیں جن میں پہیلیاں حل کرنا، طریف کے لوگوں کے کردار کو مجسم کرنا اور کالونی کی تاریخ سے متعلق نظمیں شامل ہیں۔اس کے علاوہ سعودی روایتی رقص ’عرضہ‘ کے متعامل تجربات، روایتی کھیل اور روایتی عمارت کی تکنیکوں پر خصوصی ورکشاپس، درعیہ کے قدیم دروازے، نجدی اندرونی سجاوٹ اور سیاہی اور مہر سازی، اور دیگر تاریخی ثقافتی امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

انٹرایکٹو ”850 ہجری“ کا تجربہ، جس کا نام 850 ہجری میں درعیہ کی بنیاد پرنس مانع المریدی کی تاریخ سے اخذ کیا گیا ہے اپنے نئے ورژن میں واپس آیا ہے تاکہ زائرین کو ایک انٹرایکٹو سفر کا تجربہ کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ یہ سرگرمی زائرین کو واپس مختلف مقامات پر لے جاتی ہے۔انہیں ماضی اور تاریخی شخصیات کو قریب سے جاننے، ان کی بہادری کی کہانیوں کی کھوج لگانے اور ان کے بارے میں بہتر معلومات کے حصول میں مدد کرے گی۔اس میں ایک جدید اور مختلف طریقے کے ذریعے مختلف کہانیوں سے معمے حل کرنے میں مدد کرے گا اور انہیں امام ترکی بن عبداللہ“ رد ادارضہ” کی کہانی اور المنقیہ کے ہیروز کے بارے میں مستند معلومات کے حصول میں مددگار ہوگا۔